عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

مُلتان

۱۲

ذی الحج
۱۴۲۰ھ
مارچ
۲۰۰۰ء

اعف عنا واغفر لنا وارحمنا

بسم الله الرحمن الرحيم

قل ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين

۱۴۰۵ھ

ماہنامہ لولاک ملتان

بیاد مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمہ اللہ

شمارہ ۳/12 ۳۶

زیر سرپرستی

خواجۂ خواجگان حضرت مولانا خان محمد مدظلہ

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ

نگران اعلیٰ

فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

چیف ایڈیٹر

صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر

حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

رانا محمد طفیل جاوید

مینجر

قاری محمد حفیظ اللہ

رابطہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ، ملتان

☎ 061 514122
Fex : 061 542277

قیمت فی شمارہ ۱۰/ روپے
سالانہ ۱۰۰/ روپے
بیرون ملک ۱۰۰۰/ روپے پاکستانی

مجلس منتظمہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ

علامہ احمد میاں حمادی ○ مولانا صاحبزادہ عزیز احمد

مولانا مفتی محمد جمیل خان ○ مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اکرم طوفانی ○ مولانا جمال اللہ الحسینی

مولانا خدا بخش شجاع آبادی ○ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی حفیظ الرحمان ○ مولانا احمد بخش

مولانا محمد نذر عثمانی ○ مولانا غلام حسین

مولانا فقیر اللہ اختر ○ چوہدری محمد اقبال

مولانا قاضی احسان احمد ○ مولانا غلام مصطفیٰ

ناشر:۔ صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل زپرنٹرز ملتان، مقام اشاعت:۔ جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس شمارے میں

قادیانی مسئلہ کی دستوری پوزیشن	اداریہ	3
قادیانی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر بنانا جرم ہے	ادارہ	5
شیخ اللہ بخش صاحبؒ کا انتقال	ادارہ	6
مولانا عبدالواحد کا سانحہ ارتحال	ادارہ	7
قربانی کے احکام و مسائل		9
دیوبندی بریلوی مسئلہ میں حد اعتدال	خطاب: حضرت جالندھریؒ	17
مسجد کی طرز پر قادیانی عبادت کی تعمیر جرم ہے	ترجمہ: شیخ جہانگیر سرور	26
حج کی فرضیت اور فضیلت	مولانا عبدالواحد	33
مسئلہ ختم نبوت اور مولانا ابوالحسن علی ندویؒ	مولانا اللہ وسایا	37
سفر نامہ طور ودمایار	پروفیسر سید زبیر حسین شاہ	44
امام مظلوم سیدنا عثمان غنیؓ	مولانا خدا بخش	52
تبرکات اکابر	ادارہ	54
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	58
تبصرہ کتب	ادارہ	63
صحابی رسول حضرت عکاشہ بن محصنؓ	ادارہ	64

اداریہ

قادیانی مسئلہ کی دستوری پوزیشن !!!

دنیا کی کوئی طاقت قادیانیوں سے متعلق آئینی حیثیت کو تبدیل نہیں کر سکے گی انشاء اللہ تعالیٰ !

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عاملہ کا 7 فروری کو ملتان دفتر مرکزیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی زیر صدارت اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں نائب امیر حکیم العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ' ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان' حضرت مولانا اللہ وسایا اور صاحبزادہ سعید احمد نے شرکت کی۔ مجلس عاملہ کے اجلاس میں "قادیانی مسئلہ کی دستوری پوزیشن" پر طویل غور وخوض کیا گیا۔ قارئین کی آگاہی کے لئے عرض ہے کہ :

(1)------- قادیانی گروہ اپنی شاطر قیادت کی دھوکہ دہی کے باعث سخت گمراہ کن پروپیگنڈہ میں مصروف ہے کہ آئین معطل ہونے کے باعث ان کے متعلق آئینی ودستوری فیصلے غیر موثر ہو گئے ہیں۔

(2)------- قادیانیوں کے چیف گرو ولاٹ پادری مرزا طاہر محض شکستہ دل قادیانیوں کو ایسے سبز باغ دکھانے' فوج کے خلاف فضا بنانے اور اپنا چندہ کا دھندہ برقرار رکھنے کے لئے ایسا تاثر قائم کرنے کی مذموم پالیسی پر عمل پیرا ہے۔ حالانکہ :

(الف)...... موجودہ صورت حال میں آئین پاکستان کی وہ دفعات جو چیف ایگزیکٹو کے کسی حکم سے متصادم ہوں تو چیف ایگزیکٹو کے احکامات کو ترجیح ہو گی۔ باقی تمام تر عدالتی نظام میں آئین پاکستان سے رہنمائی لی جا رہی ہے۔

(ب)...... نیز یہ کہ قادیانی گروہ کے کفر کا مسئلہ اب صرف آئین کی بات نہیں۔ اب وہ تعزیرات پاکستان کا حصہ ہے۔ جب تک پاکستان باقی ہے (اللہ رب العزت اسے قیامت کی صبح تک محفوظ و مستحکم

رکھیں۔آمین!)اس وقت تک تعزیرات پاکستان باقی ہیں۔جب تک تعزیرات پاکستان باقی ہیں اس وقت تک قادیانی مسئلہ سے متعلق آئینی ترمیم کے نتیجہ میں تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298C میں جو پابندیاں ہیں وہ باقی ہیں اور ان کی سزائیں بحال ہیں۔اس لئے قادیانی گروہ نوٹ کرلے کہ ملک عزیز میں چاہے ہزار تبدیلیاں ہوں لیکن دنیا کی کوئی طاقت اب قادیانیوں کو مسلمانوں کی صف میں شامل کرنے کی احمقانہ جرات نہیں کرسکے گی۔(انشاء اللہ)اگر قادیانی سازش سے ایسی احمقانہ کوشش کی گئی تو اس کے رد عمل میں جو تحریک چلے گی وہ قادیانیت کے خاتمہ پر منتج ہوگی۔

(ج)..... آئین میں پاکستان کے نام کا مسئلہ کا واضح اور ٹھوس حل موجود ہے اس کا سرکاری نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے جس سے پاکستان کے اسلامی ہونے کے تشخص کا برملا اعلان موجود ہے اور بڑی کوششوں وکاوشوں سے اسلامیان پاکستان نے یہ منظور کرایا تھا۔اب حلف میں اسلامی کے الفاظ کو عمداً سوا ترک کرکے پاکستان کے آزاد خیال یا سیکولر ہونے کا تاثر قائم کیا جارہا ہے۔جن شخصیات یا اداروں نے یہ ناٹک رچایا ہے انہوں نے ملک اور خود اپنے ساتھ بہت بڑی زیادتی کی ہے۔حکومت کو اس کا بروقت ازالہ کرنا چاہیے۔ایسی باتوں سے حکومت کے خلاف جو تاثر قائم ہورہا ہے وہ موجودہ حکمرانوں کے لئے ''لمحہ فکریہ'' ہے۔ الیس منکم رجل رشید

ان تمام حالات کو سامنے رکھ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس عاملہ نے موجودہ حالات پر بچی تلی رائے کا اظہار کیا وہ یہ ہے:

''موجودہ حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد آئین کی معطلی کا جو اعلان ہوا ہے اس سے قادیانی گروہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم ختم ہوگئی ہیں اور وہ اس ملک میں ارتدادی سرگرمیوں کے لئے آزاد ہیں۔اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو خبردار کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ قادیانیوں سے متعلق تمام قوانین بحال ہیں مگر بایں ہمہ قادیانی یاد رکھیں کہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کے لئے کسی قانون یا آئین کی ضرورت نہیں۔مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعوؤں کے آغاز سے لے کر آج تک ان کو کافر سمجھتے ہوئے ان کی سرگرمیوں پر نگاہ رکھے ہوئے ہیں اور آئندہ بھی وہ اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ پاکستان جیسے اسلامی ملک میں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔اور اگر اس سلسلے میں کسی قسم کی بھی قربانی دینی پڑی

تو اس سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اجلاس میں واضح کیا گیا کہ 1974ء میں قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم 90 سالہ جدوجہد اور قربانیوں کے بعد پاس ہوئیں۔ 1984ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء اسی سلسلے کی اہم کڑی ہے۔ اس کے بعد سیشن کورٹ سے لے کر عدالت عظمیٰ تک تمام عدالتوں نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ دیا اور وہ اب تعزیرات پاکستان کا حصہ ہیں۔ دنیا بھر کے تمام اسلامی ممالک کے علماء کرام قادیانیوں کے کافر ہونے پر متفق ہیں اور دنیا کے ایک ارب بیس کروڑ مسلمان قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت گردانتے ہیں۔ اس لئے قادیانیوں کو یا تو اپنے غلط عقائد سے توبہ کرنی چاہئے یا اپنے آپ کو غیر مسلم اقلیت سمجھنا چاہئے۔ اجلاس میں جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ قادیانیوں کی پیدا کردہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے واضح اعلان کردیں کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات معطل نہیں ہیں۔ اسی طرح فوری طور پر جمعہ کی تعطیل بحال کرنے کا اعلان کریں۔ سودی نظام کے خاتمہ کے لئے سپریم کورٹ نے جو فیصلہ دیا ہے اس پر عمل درآمد کرائیں اور قادیانیوں کو حساس اور کلیدی اسامیوں پر متعین نہ کرنے کی سابقہ پالیسی اور آئینی تقاضوں کو برقرار رکھیں۔ قادیانیوں کو حساس عہدوں سے الگ کریں اور قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے اور خاص کر مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے سے روکا جائے۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اسی سلسلے میں دیگر جماعتوں سے مشاورت کر کے اگر ضرورت محسوس کی گئی تو مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے تحت تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کا اجلاس بلایا جائے گا۔ اس سلسلے میں مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا مفتی محمد جمیل خان پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جو تمام مکاتب فکر کے مقتدر علماء کرام سے ملاقات کر کے مشاورت کرے گی۔ اجلاس میں قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ آئین میں کسی بھی قسم کی کوئی ترمیم بالخصوص اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلق آئینی شقوں کو نہ چھیڑا جائے۔ ایسی کسی بھی کوشش کو اسلامیان پاکستان قطعاً قبول نہیں کریں گے۔"

قادیانی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر بنانا جرم ہے

حال ہی میں قادیانیوں نے تحصیل ہارون آباد ضلع بہاول نگر میں اپنی عبادت گاہ کو مسجد کی طرز پر بنایا۔ ان کو روکا' مسلمان ان کے پاس گئے اور انہیں اس سے باز رکھنے کی کوشش کی کہ جب قادیانی گروہ غیر مسلم ہے تو وہ مسلمانوں کی عبادت گاہ مسجد کی طرز وہیئت پر اپنی عبادت گاہ "مرزاڑہ" کو تعمیر نہ کرے۔ مگر

قادیانی ہوا کے گھوڑے پر سوار تھے۔ انہوں نے اپنے پٹھے پر ہاتھ نہ دھرنے دیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے آئین و قانون کا راستہ اختیار کر کے قادیانیوں کی اس اشتعال انگیزی کے بالمقابل ملک عزیز کی خدمت کی اور قادیانی اپنی مکروہ سازش سے لاء اینڈ آرڈر کی جو صورت حال وہ پیدا کرنا چاہتے تھے اس کو روکا۔ قادیانی ملزم گرفتار ہوا' ہائی کورٹ نے اس کی ضمانت مسترد کی' ہارون آباد کے مجسٹریٹ دفعہ 30 جناب محمود احمد شاکر جج نے کیس کی سماعت مکمل کر کے قادیانی ملزم کے خلاف مبنی بر انصاف فیصلہ صادر کیا۔ قارئین لولاک اس فیصلہ (ترجمہ) کو دوسرے صفحات پر ملاحظہ کریں گے۔ انشاء اللہ العزیز آئندہ اشاعت میں ہائی کورٹ کے فیصلہ کا ترجمہ پیش کرنے کی ادارہ لولاک سعادت حاصل کرے گا۔

ملک بھر کے مسلمانان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت درخواست گزار ہے کہ وہ قادیانی گروہ پر نظر رکھیں۔ قادیانی عبادت گاہیں جو مسجد کی ہیئت پر بن چکی ہیں ان کی ہیئت کی تبدیلی کے لئے کوشش جاری ہے۔ مطالبات کے ذریعہ حکومت سے منوانے اور فیصلہ کرانے کا ایک آئینی مرحلہ طے ہو گیا ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے جو حکومت پاکستان کا ایک اپنا ادارہ ہے اس نے سفارش کر دی ہے کہ قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت تبدیل کی جائے مگر تاحال اس پر عمل درآمد کے لئے کوشش و محنت کی ضرورت ہے جو نہی اللہ رب العزت کو منظور ہوا یہ مرحلہ بھی اسلامیان پاکستان طے کر پائیں گے مگر جہاں تک نئی قادیانی عبادت گاہوں کے بننے کا تعلق ہے ملک بھر میں فدایان ورضاکاران ختم نبوت نظر رکھیں کہ قادیانی غیر مسلم ہیں وہ آئینی' شرعی اور اخلاقی طور پر اپنی عبادت گاہ مسجد کی طرز پر نہیں بنا سکتے۔ جہاں وہ اس طرح کی حرکت کریں فوراً قانونی راستہ اختیار کر کے قادیانی فتنہ کے خلاف سد سکندری بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے حامی و ناصر ہوں۔

شیخ اللہ بخش کا انتقال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیرینہ کارکن شیخ اللہ بخش 90 سال کی عمر میں انتقال فرماگئے: "انا للہ وانا الیہ راجعون۔" مرحوم نیک سیرت و نیک صورت انسان تھے۔ مدارس و مساجد کے ساتھ بھرپور تعاون کرتے۔ اپنے مصارف پر بخاری مسجد اور عثمان مسجد کے نام سے دو خوبصورت مساجد بنوائیں۔ صحت کے اعتبار سے تندرست تھے' اچانک بیمار ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مرحوم نے پسماندگان میں شیخ محمد اسماعیل' شیخ محمد ایوب سمیت چھ بیٹے اور

چار بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ ون یونٹ چوک کے گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حنیف صاحب نے امامت کے فرائض سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی‘ مولانا محمد اسحاق ساقی‘ حاجی سیف الرحمٰن نے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کی وفات پر قلبی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کی مغفرت کی دعا کی۔ نیز پسماندگان کے لئے صبر و جمیل کی دعا کی۔

مولانا عبدالواحد کا سانحہ ارتحال

تحریک ختم نبوت کے پرجوش ورکر اور مناظر مولانا عبدالواحد لالیاں سے مولانا محمد مغیرہ کی معیت میں موٹر سائیکل پر چناب نگر کی طرف آرہے تھے کہ ٹرک نے سائڈ مار کر انہیں گرادیا۔ مرحوم موقعہ پر انتقال فرماگئے: ”انا للہ وانا الیہ راجعون۔“ جبکہ مولانا محمد مغیرہ صاحب زخمی ہوگئے۔ مرحوم ایک نوجوان اور باہمت عالم دین اور مناظر ختم نبوت تھے۔ ابتدائی تعلیم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائم کردہ مدرسہ ختم نبوت چناب نگر میں حاصل کی۔ فراغت کے بعد چناب نگر کے مضافاتی قصبہ ڈاور میں ایک عرصہ سے امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے تھے اور ہر موقع پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سربکف نظر آتے۔ ان کی المناک وفات صرف اہل خانہ کے لئے ہی صدمہ کا باعث نہیں بلکہ پورے علاقہ کے لئے باعث رنج والم ہے۔ ان کی شہادت سے اہل علاقہ ایک بہادر عالم دین کے وجود سے محروم ہوگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم‘ نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ‘ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری‘ مولانا خدا بخش‘ مولانا اللہ وسایا‘ مولانا محمد اکرم طوفانی‘ صاحبزادہ طارق محمود‘ مولانا بشیر احمد‘ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی سمیت تمام راہنماؤں اور مبلغین نے ان کی مغفرت اور ترقی درجات کی دعا کی۔ نیز پسماندگان کے لئے بھی صبر جمیل کی دعا کی۔

جناب فیاض حسن سجاد کو صدمہ

روزنامہ جنگ کوئٹہ کے چیف رپورٹر اور تحریک ختم نبوت کے پرجوش ورکر اور راہنما جناب فیاض حسن سجاد کی خوشدامن لاہور میں انتقال فرماگئیں: ”اناللہ وانا الیہ راجعون۔“ 20 فروری کو

جنازہ گاہ لٹن روڈ لاہور میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے سرانجام دیئے۔ جنازہ سے قبل انہوں نے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کی معیت میں جناب فیاض حسن سجاد اور دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا اور مغفرت کی دعا کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت الامیر مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، مولانا عبدالرحیم اشعر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا بشیر احمد، مولانا خدا بخش، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں مرحومہ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کو صدمہ

دیپال پور کے معروف قانون دان، وکیل ختم نبوت چوہدری غلام عباس تمنا ایڈووکیٹ کی والدہ ماجدہ کا پچھلے دنوں انتقال ہوگیا۔ حق تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں۔ ادارہ لولاک چوہدری صاحب کے اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے۔

نوٹ

لولاک پریس میں جاچکا تھا کہ حکومت کی طرف سے اخبارات میں قادیانیوں سے متعلق وضاحتی بیان شائع ہوا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کی دفعات پی سی او سے متصادم نہ ہونے کی بناء پر نافذ العمل ہیں اور قادیانی بدستور غیر مسلم ہیں۔ ادارہ حکومت کے اس وضاحتی بیان پر اسے خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

بقیہ: تبصرہ کتب

میں اس کتاب میں اتنی وسعت سے اسلامی معلومات درج کردی ہیں کہ اس پر "دریا کو کوزہ میں بند کردیا" کا مقولہ فٹ آتا ہے۔ واقعی مصنف نے دین کے ہر شعبہ سے متعلق ہزارہا سوالات اور ان کے جوابات پر مشتمل یہ خوبصورت گلدستہ تیار کر کے اس سہل پسندی کے دور میں دین دار مسلمانوں کے لئے دینی معلومات کا دسترخوان سجادیا ہے۔ اسلامی معلومات کا یہ گرانقدر ذخیرہ ہے۔ کتابت وطباعت بہت ٹھیک ہے۔ ٹائٹل وغیرہ کے تیار کرنے میں بھی اچھے ذوق کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

قربانی کے احکام و مسائل

(۱)...... قربانی ہر اس مسلمان عاقل بالغ اور آزاد پر واجب ہے جو اتنے مال کا مالک ہو جس پر زکوٰۃ یا صدقہ واجب ہو سکتا ہو۔

(۲)...... قربانی کے وجوب کے لئے زکوٰۃ کی طرح ملکیت پر سال گذرنا شرط نہیں ہے۔

(۳)...... اگر ۱۲ ذی الحجہ کی شام تک بھی اس قدر روپیہ ملکیت میں آگیا جس پر زکوٰۃ یا صدقہ فطر واجب ہو سکتا ہے تو اس پر قربانی واجب ہو جائے گی۔

(۴)...... جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ جس پر زکوٰۃ یا صدقہ فطر واجب ہو سکے مگر اتنا ہو کہ جانور قربانی کا خرید سکتا ہو تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ قربانی کرے۔

(۵)...... نابالغ، مجنون، غلام اور مسافر پر قربانی واجب نہیں ہے اگر یہ خود کریں یا ان کی طرف سے کوئی اور کر دے تو بڑا اجر و ثواب ہے۔ البتہ اگر مسافر نے قربانی کے ایام میں کسی جگہ پندرہ روز یا اس سے زیادہ قیام کا قصد کر لیا تو اس پر قربانی واجب ہے۔

(۶)...... وفات یافتہ والدین، استاذ، پیر، بزرگان دین، صحابہ کرامؓ، امہات المومنینؓ اور حضور سرور کائنات ﷺ کی طرف سے ایصال ثواب کی نیت سے اگر قربانی کر دی جائے تو کرنے والے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا ان بزرگوں کو ملے گا۔

(۷)...... قربانی صرف اپنی ہی طرف سے واجب ہوتی ہے اور کسی کی طرف سے واجب نہیں ہوتی اگر کسی کی طرف سے واجب قربانی کرنا چاہے تو اس کی اجازت ضروری ہے اگر بغیر اس کی اجازت کے کی گئی تو اس کے ذمہ سے واجب ادا نہ ہوگا اس لئے جب تک کوئی وکیل نہ بنادے اور تقرب کی نیت نہ کرے اس کا واجب کیسے ادا ہو سکتا ہے بلکہ اگر گائے، اونٹ وغیرہ میں اس کا حصہ ہو تو باقی لوگوں کی قربانی بھی ناجائز ہو جائے گی۔

(۸)...... نفلی اور ایصال ثواب کی قربانی کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔

(۹)...... نابالغ اولاد کی طرف سے قربانی واجب نہیں اگر ان کی ملکیت میں مال ہو تب بھی ان پر قربانی واجب نہیں۔

(۱۰)...... اگر نابالغ بچوں کی طرف سے قربانی کی جائے تو ان کے مال سے نہ کی جائے بلکہ ماں باپ اپنے مال ہی سے کریں۔

(۱۱)...... اگر بالغ اولاد اور بیوی اگر مال دار ہو تو ان پر خود اپنے مال سے قربانی کرنا واجب ہوگا اگر مال نہ رکھتے ہوں تو ان کی طرف سے باپ یا شوہر پر واجب نہیں البتہ اگر ان کی طرف سے بھی کر دے تو باعث اجر و ثواب ہے جس شخص پر قربانی واجب نہ ہو لیکن وہ قربانی کی نیت سے جانور خرید لے تو اس جانور کی خریداری کی وجہ سے اسی جانور کی قربانی اس کے ذمہ واجب ہو گی اس لئے کہ نفلی کام شروع کرنے سے واجب ہو جاتا ہے اور اس کی تکمیل ضروری ہوتی ہے۔

(۱۲)...... اگر کسی کام کے ہو جانے پر قربانی کی نذر (منت) مان لی اور وہ جانور گم ہو گیا تو اب قربانی کرنا واجب ہو گیا۔ خواہ غریب ہو یا مال دار اور نذر کی قربانی مستقل اور علیحدہ واجب ہو گی۔ اگر مطلق قربانی کی نذر مانی ہے تو ایک چھوٹا جانور یا بڑے جانور میں سے ایک حصہ واجب ہو گا۔ البتہ اگر اونٹ یا گائے کی نذر مانی تو بھی کر سکتا ہے اور اس کے بدلے میں سات بکریوں کی قربانی بھی کر سکتا ہے اور اگر قربانی کے دن گذر گئے اور نذر کی قربانی نہیں کی تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(۱۳)...... نذر کی قربانی کا کل گوشت خیرات کرنا واجب ہے نہ خود کھا سکتا ہے اور نہ کسی سید اور مال دار کو دے سکتا ہے۔

(۱۴)...... اگر نذر کی قربانی سے خود کھایا یا کسی مال دار کو کھلایا تو اتنا گوشت خرید کر یا اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہو گا۔

(۱۵)...... یہی حکم وصیت کا ہے کہ اگر کوئی شخص مرتے وقت وصیت کر جائے کہ میرا مال اور ترکے سے میری طرف سے قربانی کر دی جائے تو یہ قربانی ۱/۳ مال سے واجب ہو جائے گی اور اس کا بھی کل گوشت خیرات واجب ہو جائے گی۔

(۱۶)...... قربانی کے جانور کی قیمت کسی چندے وغیرہ میں دینے سے قربانی ساقط نہیں ہوتی البتہ اگر جانور نہ ملنے کی وجہ سے یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے ایام قربانی میں قربانی نہ کر سکا تو ۱۲ ذی الحجہ گذر جانے

کے بعد جانور کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا اور فقراء مساکین پر اس کی کل قیمت زکوٰۃ کی طرح خرچ کی جائے گی۔

(۱۷)...... اگر ایک گھر کے چند آدمیوں پر قربانی واجب تھی اور گھر کے ذمہ دار نے ان کی اجازت سے حسب ضرورت تین اور چار جانور خرید لئے اور قربانی کر دیئے مگر علیحدہ علیحدہ نام بنام متعین نہیں کئے تب بھی سب کی طرف سے قربانی درست ہوگی البتہ اگر ہر ایک کی طرف سے علیحدہ علیحدہ نام بنام جانور خرید لیا جائے تو افضل ہے۔

(۱۸)...... جس جانور میں ۷ حصے ہوتے ہیں اس میں عقیقہ کے لئے یا ایصال ثواب کی قربانی کے لئے حصہ لینا جائز ہے۔

(۱۹)...... قربانی صرف مندرجہ ذیل جانوروں کی ہو سکتی ہے۔ بکرا' بکری' بھیڑ' مینڈھا' دنبہ' دنبی' گائے' بیل' بھینس' اونٹ' بھینسا' اونٹنی' پہلے چھ جانوروں میں صرف ایک حصہ ہوتا ہے اور آخری چھ جانوروں میں سات حصے ہوتے ہیں۔

(۲۰)...... قربانی کا وقت بقر عید کی دسویں تاریخ کو صبح صادق سے لے کر بارہ تاریخ کو غروب آفتاب تک تین روز رہتا ہے مگر افضل دسویں تاریخ ہے۔ پھر گیارہویں پھر بارہویں۔

(۲۱)...... جس گاؤں میں عید کی نماز نہ ہوتی ہو وہاں دسویں تاریخ کو صبح صادق کے بعد ہی قربانی ہو سکتی ہے۔

(۲۲)...... جن شہروں اور قصبوں میں عید کی نماز ہوتی ہے وہاں کی عید کی نماز کے بعد قربانی درست ہوگی اس سے پہلے جائز نہیں۔

(۲۳)...... البتہ اگر شہر میں رہنے والے کسی کی طرف سے کسی ایسے گاؤں میں قربانی ہو رہی ہے جہاں عید کی نماز نہیں ہوتی تو اس کی طرف سے بھی صبح صادق کے بعد قربانی ہو سکتی ہے۔

(۲۴)...... قربانی کے دنوں میں درمیانی دو راتوں میں قربانی کرنا مکروہ ہے چونکہ ذبح صحیح ہونے میں شک ہوتا ہے اگر کسی نے کر لی تو قربانی ہو جائے گی۔

(۲۵)...... قربانی کے جانوروں میں بکرا' بکری ایک سال' گائے' بیل دو سال اور اونٹ پانچ سال سے کم کا جائز نہیں ہے۔

(۲۶)...... بھیڑ اور دنبہ اگرچہ چھ مہینہ کا اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر والوں میں شریک کر دیا جائے تو فرق معلوم نہ ہو سکے تو اس کی قربانی جائز ہو گی۔

(۲۷)...... جو جانور بالکل اندھا یا کانا ہو یا اس کی ایک آنکھ کی روشنی تہائی یا اس سے زیادہ جاتی رہی ہو تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

(۲۸)...... جس جانور کے ایک یا دو پاؤں تو ہوں مگر ایک پاؤں چھوٹا ہونے کی وجہ سے یا بیماری کی وجہ سے زمین پر نہ رکھا جاتا ہو یا زمین پر رکھ تو لیتا ہو مگر اس سے چل نہ سکتا ہو نہ سہارا لے سکتا ہو تو ایسے لنگڑے جانور کی قربانی درست نہیں۔

(۲۹)...... البتہ اگر پاؤں ٹیک کر سہارا لیتا ہو اور چلنے میں بھی اس سے مدد ملتی ہو محض معمولی سا لنگ ہو تو پھر قربانی درست ہے۔

(۳۰)...... جو جانور اس قدر دبلا ہو کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو تو ایسے بیمار اور کمزور جانور کی قربانی بھی جائز نہیں ہے۔

(۳۱)...... جس جانور کے بالکل ہی دانت نہ ہوں اس کی قربانی درست نہیں ہے البتہ کچھ گر گئے ہیں اور زیادہ باقی ہیں تو پھر اس کی قربانی جائز ہے۔

(۳۲)...... اگر کسی جانور کے پیدائش ہی سے کان نہ ہوں تو اس کی قربانی درست نہیں ہے البتہ اگر چھوٹے چھوٹے ہوں تو پھر جائز ہے۔

(۳۳)...... جس جانور کا سینگ جڑ سے ٹوٹ کر گودا باہر نکل آیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے البتہ اگر پیدائشی نہ ہوں یا صرف اوپر کا خول اتر گیا ہو درست ہے۔

(۳۴)...... جس جانور کی دم، کان، آنکھ وغیرہ کوئی ایک عضو ایک تہائی یا اس سے زیادہ ضائع ہو گیا ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

(۳۵)...... عورت اور نابالغ بچہ اگر ذبح کر سکتے ہوں تو ان کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہے۔

(۳۶)...... قربانی کی کھال یا گوشت قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں ہے۔

(۳۷)...... اگر قربانی کے گوشت کے تقسیم سے قبل تمام شرکاء راضی ہو کر سری پائے وغیرہ کسی کو خیرات کر دیں یا ہبہ کر دیں (شرکاء کے علاوہ کسی دوسرے کو ہبہ کریں) تو جائز ہے بشرطیکہ اس میں

کسی نذر شدہ قربانی کا حصہ نہ ہو۔

(۳۸)...... اگر کسی ایک حصہ دار کی قربانی بھی نذر والی ہو تو پھر کسی فقیر کو دینا چاہیے۔ مال دار کو دینا جائز نہیں اگر دے دیا جائے تو نذر کی قربانی والے پر اپنا حصہ کے بقدر اس کی قیمت خیرات کرنا واجب ہے۔

(۳۹)...... ہر قسم کے خصی جانور کی قربانی کرنا جائز ہے خواہ اس کے خصیے نکال دیئے گئے ہوں' خواہ کچل کر کمزور کر دیئے گئے ہوں' خواہ پیدا ہوتے ہی اوپر چڑھا دیئے گئے ہوں۔

(۴۰)...... ذبح کرتے وقت تکبیر پڑھنا واجب ہے البتہ اگر ذبح کرنے والا مسلمان ہو اور ذبح کرتے وقت تکبیر کہنا بھول جائے تو ذبیحہ جائز ہے صرف قلبی نیت کافی ہے۔

(۴۱)...... اگر ذبح کرنے والا اہل کتاب ہو تو اس کا ذبیحہ اس وقت تک جائز نہ ہو گا جب تک زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ذبح نہ کرے۔

(۴۲)...... قبلہ کی طرف منہ کر کے جانور کو ذبح کرنا سنت ہے۔ بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔ مگر ذبیحہ صحیح ہو جائے گا۔

(۴۳)...... اگر چہ بیمار یا کمزور آدمی ذبح کرتا ہے اور دوسرا آدمی اس کا ہاتھ پکڑ کر ذبح کرا رہا ہے یا جانور طاقتور ہے اور دو آدمی مل کر چھری چلا رہے ہیں یا ذبح کرنے والا ناواقف ہے اور قصاب چھری پکڑ کر چلوا رہا ہے تو ایسے دونوں آدمیوں کو تکبیر پڑھنا واجب ہے کیونکہ دونوں ذبح کرنے والے ہیں۔

(۴۴)...... ہاتھ پاؤں پکڑنے والے پر تکبیر پڑھنا واجب نہیں ہے اگر پڑھ لیں تو مستحب ہے۔

(۴۵)...... جس آدمی پر صاحب نصاب ہونے کی وجہ سے قربانی واجب ہے وہ اگر کوئی جانور خرید کرے تو اس پر اسی جانور کی قربانی واجب نہیں اس کے ذمہ تو پہلے ہی واجب ہے خواہ اس جانور کی قربانی کرے خواہ دوسرے کی۔

(۴۶)...... اسی طرح اس کا ایک جانور اگر گم ہو جائے یا چوری اور یہ دوسرا جانور خرید لے اور اس کے بعد پہلا جانور بھی مل جائے تو اس کے ذمہ ایک ہی قربانی واجب ہے جو ہی چاہے قربانی کر دے اور اگر چاہے تو ان دونوں کے علاوہ تیسرا بھی کر سکتا ہے۔

(۴۷)...... مگر جس شخص پر قربانی واجب نہ تھی اور اس نے جانور خرید کر لیا چونکہ نفلی کام شروع کر دینے سے واجب ہو جاتا ہے اس لئے اس شخص پر اسی جانور کی قربانی واجب ہو گی۔

(۴۸)...... یہ شخص اس جانور کے بال' اون' دودھ وغیرہ کسی چیز سے استفادہ نہیں کر سکتا۔ اگر اپنے استعمال میں لائے گا تو اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

(۴۹)...... ایسے شخص کی قربانی کا جانور گم ہو جائے یا چوری ہو جائے جس پر قربانی پہلے سے واجب نہ تھی بلکہ جانور خرید لینے کی وجہ سے واجب ہو گئی تھی اور اس کے بعد وہ باوجود واجب فی الذمہ نہ ہونے کے دوسرا جانور خرید لے تو اب اس پر اس کی بھی قربانی واجب ہوگی اور اس قسم کا آدمی جس قدر جانور خرید تا جائے گا اس کے ذمہ خریداری کی وجہ سے ہر ایک جانور کی قربانی واجب ہوتی جائے گی۔

(۵۰)...... اگر ایسے آدمی کا گمشدہ یا چوری شدہ جانور مل جائے تو اس کے اور بعد والے جانور دونوں کی قربانی واجب ہوگی اس لئے کہ ہر جانور کی خریداری پر بعینہ اسی جانور کی قربانی اس پر واجب ہو گئی تھی۔

(۵۱)...... قربانی خواہ اپنی طرف سے کرے خواہ کسی عزیز مرحوم کی طرف سے اس کے گوشت کی تقسیم میں مستحب یہ ہے کہ تین حصے کر کے ایک حصہ فقراء کو ایک حصہ رشتہ داروں کو تقسیم کر دے اور ایک حصہ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے۔

(۵۲)...... البتہ اگر کسی مردے کی طرف سے اس کی وصیت کی بنا پر اسی کے ترکہ سے قربانی کی گئی ہو یا نذر کی قربانی کا گوشت ہو تو پھر تمام گوشت خیرات کرنا واجب ہے۔

(۵۳)...... اگر اپنے استعمال کے لئے کوئی چیز اس کھال سے بنوالی اور پھر کبھی اس چیز کو فروخت کیا گیا تو اس کی قیمت کو خیرات کرنا واجب ہوگا خواہ کتنی ہی مدت کے بعد فروخت کی جائے۔

(۵۴)...... قربانی کی کھال کو بغیر فروخت کئے اپنے استعمال میں لانا اور بطور ہدیہ کسی مال دار کو دینا بھی جائز ہے۔

(۵۵)...... البتہ اگر کسی غنی یا مال دار کو ہدیۃً دی گئی ہے اور وہ مال دار اس کو فروخت کر دے تو اس کے ذمہ قیمت کا صدقہ کرنا واجب نہیں ہے۔

(۵۶)...... کھال تو مال دار کو ہدیۃً دی جا سکتی ہے لیکن قیمت نہیں دی جا سکتی اس کا صدقہ کرنا واجب ہے جن جن کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو کھال کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔

(۵۷)...... چرم قربانی اگر کسی مدرسہ' انجمن' یتیم خانہ وغیرہ کو کسی کار خیر میں دی جائے تو اس میں بھی تملیک واجب ہے۔ بغیر تملیک کے اس کی قیمت کسی صرفہ میں نہیں لائی جا سکتی۔

(۵۸)...... قربانی کا گوشت ہدیۃً غیر مسلموں کو دیا جاسکتا ہے۔ مگر مرزائی چاہے لاہوری ہوں یا قادیانی ان کو دینا جائز نہیں اس لئے کہ وہ صرف کافر نہیں بلکہ زندیق ہیں۔

(۵۹)...... ذبح کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جانور کو کھانا پانی دے کر قربان گاہ میں لائیں اور چھری کو علیحدگی میں خوب تیز کرلیں اور جانور کو بائیں پہلو پر قبلہ رخ لٹا کر یہ دعا پڑھیں:

" انی وجهت وجهی للذی فطرالسموات والا رض حنيفا وما انا من المشركين ان صلوٰتی ونسكی ومحيای ومماتی لله رب العالمين لاشريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك"

پھر بسم الله الله اكبر کہہ کر ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

" اللهم تقبل منی كما تقبلت من حبيبك محمد ﷺ وخليلك ابراهيم عليه الصلوٰة والسلام"

اگر قربانی کسی دوسرے کی طرف سے کر رہا ہے تو بجائے "منی" کے "من" "فلاں یعنی جن کی طرف سے کر رہا ہو ان کا نام لے۔ اگر کئی شرکاء ہوں تو ان سب کی نیت کرلے یا نام لے۔ اگر دعا یاد نہ ہو تو صرف بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرے اور ذبح کے بعد یہ دعا کریں کہ اے اللہ فلاں فلاں شخص کی طرف سے اس قربانی کو قبول فرمالے یعنی اپنی زبان میں بھی کہہ سکتے ہیں۔

(۶۰)...... قربانی کے تمام حصہ دار مسلمان ہوں۔ اگر کوئی غیر مسلم جیسے قادیانی وغیرہ کوئی حصہ میں شریک کرلیا گیا تو کسی کی قربانی جائز نہ ہوگی۔

(۶۱)...... چھری کو جانور کے سامنے تیز نہ کریں اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کریں اور جانور جب تک بالکل ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کی کھال نہ اتاریں۔

(۶۲)...... ذبح کرتے وقت اس کا خیال رکھیں کہ جانور کے گلے کی چاروں رگیں کٹ گئیں اور ایک رگ رہ گئی تب بھی ذبیحہ صحیح ہو جائے گا اور اگر دو کٹ گئیں اور دو باقی رہ گئیں تو ذبیحہ درست نہ ہوگا۔

(۶۳)...... ذبح کرتے وقت اس کا بھی خیال رکھیں کہ جانور کی ٹھوڑی کی طرف نرخرے کی دو تین چوڑیاں چھوڑ کر ذبح کریں۔ بالکل ٹھوڑی کے نیچے ذبح کرنا بہتر نہیں ہے۔ اگرچہ ایسے کرنے سے ذبیحہ صحیح ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۶۴)..... کھال جب تک جانور کے بدن پر ہے یا سر اور گردن وغیرہ کھال میں لگی ہوئی ہے اس کا کھال کسی کو ہبہ کرنا فروخت کرنا درست نہیں ہے جب تک کھال بالکل علیحدہ نہ کر لی جائے اس وقت تک فروخت نہ کریں۔

(۶۵)..... قادیانی نہ صرف کافر بلکہ زندیق ہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبحہ کھانا حرام ہے۔ اگر کسی قادیانی نے گوشت بھیجا اسے استعمال کرنا شرعا حرام ہے۔

بقیہ: حج کی فرضیت

اجره على الله وكان الله غفورا رحيما"

﴿ترجمہ:...... اور جو بندہ اپنا گھر بار چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی نیت سے نکل پڑے پھر آجائے اس کو موت (راستہ ہی میں) تو مقرر ہو گیا اس کا اجر اللہ کے ہاں اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ (سورۃ نساء)﴾

حب گوہر و معجون مقوی خاص

عرصہ چالیس سال سے آزمودہ

اعصابی و جسمانی کمزوری کا شافی علاج
قیمتی اجزا، کستوری، عنبر، زعفران، سونا
اور دیگر قیمتی جڑی بوٹیوں کا مرکب

30 یوم کا کورس بمعہ خرچہ پارسل
=/465 روپے
قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ارسال کریں۔

ہر قسم کے طبی مشورہ کے لئے تفصیلاً حالات بمعہ جوابی خط ارسال کریں۔
نیز ایسے اصحاب جو اپنی کمزوری کے سبب مایوس ہوں وہ ہم سے رابطہ کریں۔ زنانہ و مردانہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔

پتہ: حکیم رشید احمد موری گیٹ قصور پاکستان

دیوبندی بریلوی مسئلہ میں حد اعتدال

خطاب: مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر جو مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کے سالانہ اجلاس میں بصیرت افروز تقریر جو آپ نے ۲۹ محرم ۱۳۹۱ھ میں فرمائی تھی پیش خدمت ہے۔

ادارہ

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا :

دوستو' بزرگو اور عزیزو' یہ مدرسہ اسلامیہ قاسم العلوم کا جلسہ ہے۔ بہت سے بزرگان دین کی تقریریں آپ سن چکے ہیں اور بہت سے بزرگ تشریف لا رہے ہیں۔ میں آپ حضرات کے سامنے دین کے چند مسائل بیان کروں گا۔

زکواۃ وقت کے ساتھ مختص نہیں ہے

نماز' روزہ' حج' زکواۃ' یہ سب فرض ہیں لیکن نماز کا ایک وقت معین ہے۔ روزہ بھی وقت کے ساتھ مشروط ہے اور حج کے لئے بھی ایک وقت مقرر ہے۔ لیکن زکواۃ جو ان فرائض کی طرح ایک فرض تھی اس کو وقت کے ساتھ مشروط نہیں کیا۔

مثلاً" آج چاند کی ۲۹ تاریخ ہے کل صفرالخیر کی پہلی تاریخ ہوگی۔ ایک آدمی نے زکواۃ کی تاریخ ہر سال یکم صفرالخیر مقرر کی ہے۔ ریڈیو پر ۲۹ محرم کو یہ خبر آئی کہ عرب ممالک میں قحط پڑ گیا ہے' ترکی اور ایران میں بھونچال آگیا ہے اس آدمی نے سوچا کہ صبح مجھے زکواۃ ادا کرنی ہے۔ سال کی جو زکواۃ میں یہاں ادا کرتا ہوں یہ زکواۃ عرب' ترک اور ایران کے مصیبت زدہ لوگوں کو کیوں نہ بھیج دوں۔ چنانچہ اس نے صحیح حساب کرکے ساری زکواۃ بذریعہ منی آرڈر یا بینک کی معرفت ارسال کردی۔ شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ یہ رقم چاہے سال کے

بعد وہاں پہنچے زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

یا مثلاً'' یہ اطلاع آئی کہ ہندوستان میں مسلمانوں پر بڑا ظلم و ستم ہو رہا ہے اور مسلمان وہاں بہت پریشان ہیں ان کا حال بہت خراب ہے۔ ایشیا کی سب سے بڑی دینی درسگاہ دارالعلوم دیوبند مالی بحران کا شکار ہو گئی ہے۔ آمدنی بہت کم ہو گئی ہے۔ چندہ نہیں مل رہا ہے۔ ایک آدمی نے یہ سوچا کہ مدرسہ اپنا ہے اور وہاں کے مظلوم مسلمانوں کا بھی حق ہے۔ میں کیوں نہ چار سال کی زکوٰۃ آج ہی پیشگی بھجوا دوں۔ چنانچہ اس آدمی نے چار سال کی زکوٰۃ ارسال کر دی۔ شریعت کا مسئلہ یہ ہے کہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

میری بات آپ نے اچھی طرح دھیان کے ساتھ سن لی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرض کو جو مالی عبادت تھا اور قوم کے غریب مسکین بے سہارا عوام کا نفع نقصان اس سے متعلق تھا اس فرض کو بھی وقت کے ساتھ مشروط نہیں کیا۔

گنتی اور حساب اس کا سالانہ ہے۔ ادائیگی کے وقت اختیار دے دیا گیا کہ چاہے چار سال کی زکوٰۃ پیشگی دے دو تب بھی ادا ہو جائے گی اور چاہے کسی اور ملک کے غریبوں کے لئے بھیجنی ہو اور اس کے پہنچنے میں خواہ کتنا بھی وقت لگ جائے وہ ادا ہو جائے گی۔ آپ نے میری بات سمجھی کہ زکوٰۃ کا فریضہ وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے وقت کے ساتھ مشروط نہیں کیا لیکن مسلمانوں نے ایک ایسی خیرات کو جو نہ فرض ہے اور نہ واجب ہے اور نہ سنت ہے زیادہ سے زیادہ نفل اور صدقے کا مقام رکھتی ہے۔ اس کو تیسرے' ساتویں' چالیسویں اور گیارہویں کے ساتھ باندھ دیا۔ کسی آدمی کے مرجانے کے بعد اس کے ورثاء کی طرف سے جو خیرات ہوتی ہے وہ نہ فرض ہے اور نہ واجب ہے اور نہ سنت ہے۔ بلکہ یہ نفلی صدقہ ہے آپ ہی بتائیں کہ کسی شخص کے مرنے کے بعد اس کے لئے صدقہ و خیرات کرنا فرض ہے یا نفل؟

عوام نے جواب دیا کہ نفل' غور طلب امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس فائدے اور جس حکمت کے تحت زکوٰۃ کو وقت کے ساتھ مشروط نہیں کیا بلکہ ضرورت پڑنے پر دس سال پیشگی کی اجازت دے دی۔ اور ضرورت پڑنے پر آج کی بھیجی ہوئی زکوٰۃ چاہے وہ سال کے بعد پہنچے اسے بھی قبول کر لیا۔ لیکن ایک تم ہو کہ مردوں کی روٹیاں تیسرے دن کے ساتھ اور حلوہ ساتویں کے ساتھ اور کھیر گیارہویں کے ساتھ باندھ دی۔ بھائی اگر تیسرے دن بارش پڑ رہی ہو اور لکڑیاں گیلی ہو گئی ہوں تو وقت اور تاریخ تبدیل کر لو۔ لیکن یہ کہتے ہیں کہ

چاہے بارش ہوتی رہے لکڑیاں گیلی ہو جائیں لیکن تیجا' ساتواں اور گیارہویں کا دن تبدیل نہیں ہو سکتا۔ خیرات کرنی تو ٹھیک ہے لیکن اسے اپنی طرف سے زیادتی کر کے ناجائز بنا دیا۔

ایک اور بات سن لو

جب علماء نے یہ بات کہی کہ خیرات کے لئے وقت مقرر کرنا منع ہے تو طنزاً" کہتے ہیں کہ اگر وقت مقرر کرنا منع ہے تو مولوی کی ماں کا بیاہ جس دن ہوا تھا' جس دن تمہارا باپ برات لے کر اپنی شادی کرنے گیا تھا اس دن وقت مقرر نہیں ہوا تھا۔

عوام نے میری بات سمجھی نہیں۔ یہ دراصل جاہل مولویوں کے پراپگنڈے کا اثر ہے۔ بھائی ! جب اپنے خاندان کے لڑکے یا لڑکی کی شادی کرنی ہو تو نکاح کی تاریخ مقرر کر دی ہے۔ تم بھی جس دن خیرات کرنے کا ارادہ کر لیا کرو تو تاریخ مقرر کر لیا کرو یا پھر مجھے کوئی بتائے کہ فلاں علاقہ میں فلاں بستی والوں نے یا فلاں قبیلہ کے لوگوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ لڑکوں کے نکاح ہمیشہ ۱۹ تاریخ کو ہوں گے اور ہماری لڑکیوں کے نکاح ہمیشہ ۲۵ تاریخ کو ہوں گے کہیں ایسا ہوا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ جب نکاح کرنا چاہا اکٹھے ہو کر کوئی دن مقرر کر لیا۔ تم بھی خیرات کرنے کا ارادہ کرو تو کوئی تاریخ مقرر کر لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔ مقررہ تاریخ اس کو کہتے ہیں کہ اس مقررہ تاریخ کو چھوڑ کر کسی اور تاریخ کو وہ کام کرنا گناہ سمجھا جائے۔

دین میں اس قسم کی ہیرا پھیری نہیں کرنا چاہیے اصل بات یہ ہے کہ ہمیشہ کے لئے تاریخ مقرر کرنا اور یہ سمجھنا کہ آگے پیچھے ہو گئی تو فرق پڑ جائے گا۔ تو یہ بات حضور ﷺ کے دین میں زیادتی ہے اور بدعت ہے۔ امور دین میں زیادتی کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

دوسری بات بھی سمجھئے

فقہ حنفی کی معتبر کتابوں میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی نماز میں سورہ فاتحہ کے بعد ہمیشہ ایک سورہ پڑھتا ہے جیسے ہمارے ہاں تقریباً" تمام ولاالضالین کے بعد سورہ اخلاص پڑھتے ہیں۔ ان کو آتی یہی سورہ ہے یا ولاالضالین کے بعد اتفاقاً" یہی سورہ سامنے آجاتی ہے۔ لیکن اس نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ میں نے ہمیشہ یہی سورہ پڑھنی ہے تو کوئی گناہ نہیں نماز جائز ہے لیکن اگر کسی نے دل میں یہ فیصلہ کر لیا کہ سورہ فاتحہ کے بعد ہمیشہ یہی ایک سورہ پڑھنی ہے تو یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ اس فیصلہ کا مطلب یہ ہوا کہ اور قرآن مجید کی کوئی سورہ پڑھنی جائز نہیں۔

مثلاً” ایک آدمی نے دل میں یہ فیصلہ کرلیا کہ مجھے ہمیشہ سورہ فاتحہ کے بعد نماز میں ایک سورہ انااعطینٰک الکوثر ہی پڑھنی ہے دوسری کوئی سورہ نہیں پڑھنی ہے اب اگر ہر رکعت میں سورہ کوثر پڑھے گا تو یہ گناہ ہے اس بات کو غور سے سمجھیں یہ اس لئے منع نہیں کہ اس نے نماز میں سورہ کوثر کیوں پڑھی بلکہ جب کسی آدمی نے یہ بات دل میں پکی کرلی کہ روز نماز میں سورہ کوثر پڑھنی ہے تو گویا اس کے دل کے اندر یہ بات تھی کہ نماز میں سورہ کوثر کے علاوہ باقی قرآن نہیں پڑھوں گا۔ یعنی اس نے عملی طور پر یہ ثابت کردیا کہ نماز میں باقی قرآن پاک پڑھنے کا وہ منکر ہے۔ اس طرح اگر کوئی کہے کہ میں گیارہویں کو خیرات کروں گا اور ہمیشہ ہر مہینہ کی گیارہ ہی تاریخ مقرر ہے۔ اور ساری زندگی گیارہ ہی کو کرنی ہے۔ یہ اس واسطے منع نہیں کہ گیارہویں تاریخ کو روٹی دینا منع ہے بلکہ وجہ یہ ہے کہ اس عمل سے یہ بات ثابت ہوئی کہ مہینہ کے ۲۹ دنوں میں خیرات نہیں کرنی چاہیے‘ تو گویا باقی دنوں میں خیرات کا انکار کردیا۔

تیسری مثال

ایک آدمی نے سارا مہینہ کسی کو روٹی نہیں دی فقیر آیا جواب دیدیا‘ ایک اور آیا اس نے اسے بھی جواب دے دیا‘ ایک اور آیا اس نے کہا بھلا ہوئے اس نے کہا معافی دے بابا۔ مہینہ بھر خیرات نہیں دی فقیر آتا رہا یہ کہتا رہا معافی دے بابا۔ یہ گناہ نہیں ہے اگر کسی آدمی نے یہ فیصلہ کرلیا کہ سارے مہینہ میں اللہ کے واسطے کوئی شے دینی ہی نہیں گناہگار ہوجائے گا۔ ایک تو یہ ہے کہ فقیر آیا معافی مانگ لی اور ایک یہ ہے کہ سارا مہینہ اللہ واسطے روٹی دینی ہی نہیں۔ یعنی ایک یہ ہے ارادہ کیا نہ دینے کا‘ اور ایک یہ کہ اتفاقاً” کوئی فقیر آیا کچھ پاس نہیں تھا معافی مانگ لی۔ بالکل اسی طرح یہ کہنا کہ میں نے ہر روز ہر نماز میں سورہ کوثر پڑھنی ہے جب یہ کہہ دیا تو باقی قرآن کا انکار ہوگیا۔ یہ مسئلہ کتابوں میں لکھا ہے کہ

علماء نے یہ فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فرض عبادت کو (زکواۃ) وقت کے ساتھ نہیں باندھا اور قرآن کی سورہ مقرر کرکے اسے ہر ایک رکعت میں پڑھنے سے منع کردیا گیا۔ تو نفلی صدقوں کی تاریخ مقرر نہ کیا کرو۔ جس دن دل کرے‘ جس وقت دل کرے خیرات کرتے رہا کرو۔ ثواب پہنچتا ہے‘ ہر دن پہنچتا ہے اور ہر وقت پہنچتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں وقت کی پابندی کا خیرات کے بارے میں مکلف نہیں کیا تو تم خواہ مخواہ کیوں حد سے تجاوز کرتے ہو۔

ایک مثال

دریا میں طغیانی آگئی سیلاب آگیا۔ ایک ریچھ بہہ گیا دور سے کسی آدمی نے دیکھا تو اپنے ساتھی سے کہا کہ وہ دیکھو کسی آدمی کی کپڑوں کی گٹھڑی کالے کمبل میں لپٹی ہوئی بہتی جارہی ہے۔ تم چھلانگ لگا کر پانی میں تیرتے ہوئے جاؤ اور گٹھڑی کو لے آؤ' اس نے چلانگ لگائی اور جاکر گٹھڑی کو ہاتھ لگایا ریچھ فوراً" اس کے گلے چمٹ گیا۔ اب یہ آدمی اپنی جان چھڑاتا ہے' ریچھ چھوڑتا نہیں ہے باہر جو آدمی کھڑا تھا اس نے سوچا کہ سامان کی گٹھڑی شاید بھاری ہے اس سے اٹھائی نہیں جاتی آواز دے کر کہا کہ اگر سامان نہیں اٹھایا جاتا تو چھوڑ دو اس نے کہا میں تو چھوڑتا ہوں لیکن وہ مجھے نہیں چھوڑتا۔ اب سمجھے مسئلہ۔ مسئلہ انہیں اپنا سمجھ نہیں آتا لوگ اس آدمی کی طرح جان چھڑاتے ہیں لیکن یہ مسئلے ان کے گلے پڑ گئے ہیں یہ انہیں نہیں چھوڑتے۔

ایک اور بات

چار رکعتیں ظہر کی اکٹھی نیت باندھ لوگے تو نماز ہوگی۔ فجر کی دو دو رکعت کی نیت کرو گے تو نماز ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ کوئی آدمی اگر یہ کہے کہ ظہر کی نماز کی چار رکعتیں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو صبح کی کیوں نہیں ہوتیں۔

بھائی ! حضور اکرم ﷺ نے ظہر کی چار رکعتیں اکٹھی پڑھی ہیں اور صبح کی دو دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس لئے ظہر کی چار رکعتیں پڑھنی ہوں گی اور صبح کی دو ہی پڑھنی ہوں گی۔ نماز کو وقت کے ساتھ مشروط کیا نماز اوقات پر پڑھنی ہوگی۔ روزے کو وقت کے ساتھ مشروط کیا اسے وقت پر ادا کرنا ہوگا۔ حج کو وقت کے ساتھ باندھ دیا اس لئے اسے بھی وقت پر ادا کرنا ہوگا۔ زکواۃ کو وقت کے ساتھ نہیں مشروط کیا بلکہ ضرورت پڑے تو وقت سے پہلے ادا کر دینے کی اجازت دے دی۔

اسی طرح جتنے صدقے اور نفلی خیراتیں ہیں ان کے متعلق یہ بات چھوڑ دو کہ فلاں دن ہوا کریں گے فلاں تاریخ کو ہوا کریں گے۔ جب ارادہ کرلو کہ کون سے دن خیرات کرنی ہے آج فرصت نہیں تو کل' کل فرصت نہیں تو پرسوں کرلو۔

اصل بات یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے دین کی بات پر سختی سے عمل کرو۔ حضور اکرم ﷺ کی ہر بات کی اتنی پابندی کرو کہ ذرہ برابر بھی تمہارا عمل حضور ﷺ کے عمل کے خلاف نہ ہو۔

الٹی گنگا

لیکن ہمارے ملک کا رواج الٹا ہے جو آدمی حضور ﷺ کی سنت چھوڑ دے وہ اہل سنت ہے اور جو آدمی سنت پر پابندی سے عمل کرے اسے وہابی کہا جاتا ہے۔ جو رسول اکرم ﷺ کے طریقہ پر پکا رہے اور کوئی عمل شریعت کے خلاف نہ کرے اور کہے کہ حضور ﷺ کا طریقہ ہرگز نہیں چھوڑنا اور یہ کہے کہ میرا سب کچھ لٹ جائے اور اجڑ جائے میں رسول اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف نہیں کروں گا عبادت عبادت نہیں بنتی۔ اگر حضور ﷺ کے طریقہ کے خلاف ہو اور یہ آدمی پکا شریعت کا متبع ہو تو اس کے متعلق یار لوگ کہتے ہیں کہ یہ وہابی ہے بے ادب ہے۔ بھلا آپ بتائیں جو آدمی رسول اکرم ﷺ کے طریقہ کو چھوڑنا پسند نہیں کرتا وہ بے ادب ہے یا باادب۔

اتباع سنت کی ایک مثال

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمہ اللہ بہت بڑے پائے کے بزرگ تھے ان کے مرشد کا نام حضرت خواجہ محمد عثمان ہارونیؒ تھا یہ بھی بڑے بزرگ تھے۔ شریعت میں بزرگ اس کو کہتے ہیں جو نبی کی سنت کا متبع ہو' ولی کے معنی ہیں اللہ کا دوست اگر وہ خود عالم ہو تو اپنے علم پر عمل کرے اگر خود عالم نہ ہو تو کسی عالم سے پوچھ پاچھ کر عمل کرے یہ بھی ولی ہوتا ہے حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ بہت بڑے عالم نہ تھے متبع شریعت تھے۔ شریعت اسلامیہ کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے شریعت کے خلاف ایک قدم نہیں اٹھاتے تھے۔

جو لوگ حضور ﷺ کی حدیثیں یاد کرتے ہیں اور ایک لاکھ سے زائد حدیثیں جب انہیں یاد ہو جائیں تو محدثین کی اصلاح میں ایسے شخص کو حافظ الحدیث اور محدث کہتے ہیں۔ اب اصل واقعہ سنئے۔ حضرت خواجہ اجمیری رحمہ اللہ کے یہ مرشد ایک جگہ وضو فرمارہے تھے اپنا دایاں پاؤں دھوہی رہے تھے کہ ایک محدث آگئے۔ پاؤں دھونے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ جب پاؤں دھویا جائے تو پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرلیا جائے تاکہ کوئی شک نہ رہ جائے۔ پہلے دائیں پاؤں کی انگلیوں کا خلال یوں کرے کہ ہاتھ کی انگلیاں پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر لائے اور بائیں پاؤں کی انگلیوں میں ہاتھ کی انگلیاں اوپر سے نیچے لے جائے۔ حضرت خواجہ محمد عثمانؒ کو یہ مسئلہ پہلے معلوم نہ تھا اس لئے آپ اپنا پاؤں دھوتے وقت دائیں پاؤں کی انگلیوں کے خلال کے دوران ہاتھ کی انگلیاں اوپر سے پھیر رہے تھے۔ اس محدث نے حضرت کا یہ عمل دیکھ کر بتایا کہ حضور اکرم ﷺ کی سنت تو یوں نہیں ہے جیسا آپ کر رہے ہیں بلکہ یوں ہے۔ چنانچہ جب حضرت محمد عثمان رحمہ اللہ نے مسئلہ سنا اور انہیں معلوم

ہوا کہ پاؤں کے خلال کرنے کا طریقہ سنت کے مطابق نہ تھا اور خلاف سنت تھا اور آپ نے ۲۰ سال کی نمازیں دوبارہ لوٹائیں کہ خلاف سنت پاؤں کا خلال کرنے والے وضو کے ساتھ جو نمازیں پڑھی گئی ہیں شاید وہ قبول نہ ہوئی ہوں۔

خلاف پیغمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید

حضرت خواجہ محمد عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عمل جو ان سے خلاف سنت ہوگیا تھا اگرچہ اس مسئلے کا انہیں علم بھی نہ تھا تب بھی آپ نے ۲۰ سال کی نمازیں لوٹا دیں۔

آپ اندازہ لگائیں کہ ہم یہ بات بالکل معمولی سمجھتے ہیں اور ہم جس طریقہ پر چل رہے ہیں وہ اگرچہ خلاف سنت ہے لیکن اہمیت ہم نے اس مسئلے کو بھی سنت سے زیادہ دے رکھی ہے۔ ہم نے کبھی اندازہ بھی لگایا کہ رسم ورواج کے ان طریقوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل کیا تھا۔ لیکن لوگ ہیں کہ جو مرضی آتی ہے کرتے ہیں اور اسے دین کا نام بھی دے دیتے ہیں۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت شاہ غلام علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے دہلی میں ان کا مزار ہے۔ حضرت مرزا مظہر جان پیشاب کرنے کے لئے بیت الخلاء میں گئے۔ دروازے میں ہی پہنچے تھے کہ گر پڑے اور بے ہوش ہوگئے خادموں نے آپ کو اٹھا کر چارپائی پر لٹا دیا اور گھر لے آئے منہ میں پانی ڈالا بست دیر کے بعد ہوش آیا خدام نے آپ سے عرض کیا ہم نے آپ کو بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے اٹھایا ہے۔
حضرت مرزا جان جاناںؒ نے جواب دیا کہ بیت الخلاء میں جانے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ قضائے حاجت کے لئے جاتے وقت بیت الخلاء میں پہلے بایاں پاؤں رکھو پھر دایاں پاؤں اور جب قضائے حاجت سے فارغ ہو جاؤ اور باہر نکلو تو دایاں پاؤں پہلے رکھو پھر بایاں پاؤں۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے بایاں بعد میں۔
حضرت مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں بیت الخلاء گیا تو جاتے وقت بے خبری کے عالم میں بیت الخلاء میں پہلے دایاں قدم رکھ بیٹھا جب خیال آیا کہ دایاں قدم پہلے رکھ ہوگیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ترک ہوگئی میرا یہ عمل خلاف سنت ہوگیا۔ اس صدمے سے بے ہوش ہوگیا کہ ساری عمر میں ایک سنت ترک ہوگئی۔

آج اخبارات میں' میں نے پڑھا ہے کہ ایک آدمی قتل ہو گیا ہے۔ جب اس کی نعش گھر میں لائے تو مقتول کی لڑکی باپ کے قتل کے صدمے سے بے ہوش ہو گئی یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکی اور مر گئی۔ جس طرح ایک لڑکی اپنے باپ کے قتل ہونے کے صدمے کو برداشت نہیں کر سکی اور اس صدمے سے بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اس طرح ولی اللہ بھی دین کے کسی المیے کو دیکھ کر بے ہوش ہو جایا کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ ایک عمل کے خلاف سنت ہونے سے بے ہوش ہو گئے کہ مجھ سے حضور ﷺ کی سنت کے خلاف عمل کیوں ہو گیا۔ ایک ولی حضرت خواجہ محمد عثمان سے ایک عمل خلاف سنت ہو گیا تو انہوں نے ۲۰ سال کی نمازیں لوٹائیں اور دوسرے ولی سے بے خبری کے عالم میں ایک عمل سنت کے خلاف ہو گیا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ لیکن ایک ہم ہیں کہ جو حضور ﷺ کا صحیح طریقہ بتلائے ہم لٹھ لے کر اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ساتھ ہی اسے وہابی بھی کہتے ہیں۔ وہابی تو اسے کہنا چاہیے تھا جو رسول اکرم ﷺ کی سنت کا تارک ہوتا لیکن یہاں تو الٹی گنگا چل رہی ہے۔

وہابی کون ہے

بھائی اگر وہابی نام ہے حضور ﷺ کے بے ادب کا اگر وہابی نام ہے حضور ﷺ کے گستاخ کا تو آیئے سب سے بڑا گستاخ تلاش کیجئے تو کون ہے میرے نزدیک حضور ﷺ کا بے ادب وہ ہے جو آپ ﷺ کے عمل کا دشمن ہے' آپ ﷺ کی شریعت کا مخالف' آپ ﷺ کے طریقہ کے خلاف کرتا ہے اور آپ ﷺ کی عزت و ناموس کے لئے جب قربانی کی ضرورت آئے تو پیچھے ہٹ جائے۔ دراصل بات یہ ہے کہ وہابی محمد عبدالوہاب نجدی متبعین کا ایک گروہ ہے جو ہمارے ملک میں نہیں ہے۔ وہ لوگ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وہ بزرگ ہیں کہ جن کے مقلد امام الاولیاء قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے اور وہ بھی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو اپنا پیشوا مانتے تھے۔ یہ وہابی فرقہ حجاز میں رہتا تھا اور اب بھی یہ لوگ وہاں رہتے ہیں۔

سنت نبوی ﷺ کی اہمیت

آخر میں' میں حضور ﷺ کی سنت کی اہمیت بیان کروں گا کہ ہر بات میں حضور ﷺ کی سنت کو سامنے

رکھو اگر ایک آدمی نے اپنی بچی سے کہا کہ میری آنکھیں خراب ہیں سرمہ لے آؤ۔ اس نے سرمے کی پہلی سلائی اپنی بائیں آنکھ میں ڈالدی سرمہ تو ڈالا لیکن ثواب نہ ہوگا اگر سرمہ آنکھ میں ڈالتے وقت یہ نیت کرلیتا کہ سرمہ آنکھ میں ڈالنا اور پہلے دائیں آنکھ میں سلائی پھیرنا سنت ہے تو جہاں یہ صاحب سرمہ ڈال لیتے وہاں سنت بھی ادا ہو جاتی اور ثواب بھی مل جاتا۔ آدمی نہاتے وقت پانی یونہی ڈالدے صابن اوھر اودھر جسم پر مل دے بے شک مٹی نکل جائے گی لیکن نہ ثواب ہوگا اور نہ سنت پر عمل ہوا اور اگر نہاتے وقت یہ نیت کرلیتا کہ غسل کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور نہانا دائیں ہاتھ سے شروع کرتا' دائیں ہاتھ سے صابن پھیرتا مسنون طریقہ کے مطابق سارا کام کرتا جہاں جسم پاک ہوتا وہاں رسول اکرم ﷺ کی دس سنتوں پر عمل ہو جاتا۔

کرتہ پہنتے وقت پہلے بایاں ہاتھ آستین میں ڈالا اور پھر دایاں ہاتھ' بے شک کرتہ پہن لیا جائے گا لیکن حضور ﷺ کی سنت پر عمل نہیں ہوا اور اگر کرتہ پہنتے وقت یہ سوچ لیا کہ میں کرتہ ایسے پہنوں جیسے حضور ﷺ پہنا کرتے تھے حضور ﷺ پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالتے تھے اس نے بھی اس طرح سنت کے مطابق کرتہ پہن لیا تو کرتہ بھی پہن لیا جائے گا اور حضور ﷺ کی سنت بھی ادا ہو جائے گی۔ ہر کام کو شروع کرتے وقت یہ سوچ لیا کریں کہ کام بھی ہو جائے اور حضور ﷺ کی سنت بھی ادا ہو جائے۔

ہل چلاتے وقت کاشت کرتے وقت گھاس گندم بوتے وقت یہ سوچ لیا جائے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ کمائی کرکے کھانا اور اپنے بچوں کے لئے کمانا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ کھیتی باڑی کا کام کروں گا اس میں بیوی بچوں' والدین اور غربا کو کھلاؤں گا ان سب کا مجھ پر حق ہے۔ وہ ادا ہو جائیں گے اور حقدار کا حق ادا کرنا حضور ﷺ کی سنت ہے۔ تو جہاں کھیتی باڑی کے سارے کام ہوتے رہیں گے وہاں حضور ﷺ کے شریعت اور سنت کے کئی مسئلوں پر عمل بھی ہوتا رہے گا۔ اپنے بچوں کو نہلاتے' کپڑے پہناتے اور ان کی تربیت کرتے وقت حضور ﷺ کی اس سنت کا خیال کرلیا۔ کہ حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کیا کرو جہاں آپ کے اس عمل سے اپنے بچوں کے ساتھ محبت کا اظہار ہوگا وہاں آپ کو ثواب بھی ہوگا۔ بھائی سارا دن کام کرتے وقت یہ نیت کرلے کہ دین کے مسائل پر عمل بھی ہوتا رہے اور کام بھی ہوتے جائیں۔ انشاء اللہ کام بھی ہوتے رہیں گے اور دین کے کسی نہ کسی مسئلہ پر عمل بھی ہوتا رہے گا۔ لیکن کام کرتے وقت نیت کرنی ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضور ﷺ کے طریقہ کا نام سنت ہے اور جو سنت کے مطابق کام ہوگا وہ قبول ہوگا اور جو بات سنت کے مطابق نہ ہوگی وہ مردود ہوگی ہم سب کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسول اکرم ﷺ کی رضا

بقیہ صفحہ 32 پر

مسجد کی طرز پر قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر جرم ہے

جناب محمود احمد شاکر جج مجسٹریٹ ہارون آباد کا فیصلہ

ترجمہ : وکیل ختم نبوت شیخ جہانگیر سرور ایڈووکیٹ

بعدالت جناب محمود احمد شاکر جج مجسٹریٹ دفعہ 30 ہارون آباد۔

کریمنل مقدمہ نمبر 2000-2-1-1/1/1 سرکار بنام عطاء اللہ ولد عمر دین قوم جٹ (وڑائچ) سکنہ چک نمبر FW11 بجرم 298B ت پ مقدمہ نمبر 302/99 تھانہ صدر چشتیاں۔

حاضری کونسل فریقین منجانب سرکار انسپکٹر لیگل ملزم بحراست پولیس حاضر۔

فیصلہ

نمبر1 ...... مورخہ 1999-9-8 کو مسٹر بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کی ہدایت پر بردرخواست منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول نگر ملزم عطاء اللہ ولد عمر دین قوم جٹ وڑائچ کے ڈیرہ پر ہمراہ پولیس و مولانا عبدالقادر کشمیری مولانا عزیز الرحمٰن ساکنائے چشتیاں اور اہل دیہہ چھاپہ مارا تو وہاں پر ایک تعمیر شدہ عبادت گاہ پائی جو کہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی گئی تھی۔ جس میں محراب تاج اور مینارے بنے ہوئے تھے۔ اہلیان دیہہ کی موجودگی میں متذکرہ جگہ پر جاکر عبادت گاہ کی تلاشی لینے پر وہاں سے دو قرآن پاک دیگر کتابیں اور قادیانی لٹریچر دستیاب ہوا۔ متذکرہ بالا کتابیں بذریعہ فرد قبضہ میں لے لی گئیں۔ فرد پر مختار احمد ولد عطاء اللہ نے دستخط کئے۔ جس نے بتلایا کہ ان اشیاء کا کسٹوڈین عطاء اللہ ہے جو کہ اس وقت موجود نہ ہے۔ اہل دیہہ نے مزید بتایا کہ ملزم قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لئے مبلغ منگواتا ہے جو کہ قادیانی مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے عبادت گاہ کو سیل کردیا۔ اور اس نے اہل دیہہ کے بیانات قلمبند کئے۔ اور ان پر ان کے دستخط اور فوٹو جات حاصل کئے۔ فرد برآمدگی پر مولانا عبدالقادر کشمیری اور مولانا عزیز الرحمٰن کے دستخط حاصل کئے۔ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی رپورٹ پر ایس ایچ او تھانہ صدر نے ملزم کے خلاف 298B کے تحت مقدمہ درج کیا۔ ملزم کو 1999-9-9 کو گرفتار کرکے جیل بھجوایا۔ چالان عدالت میں 1999-10-1 کو پیش کیا گیا۔ ملزم کو

مورخہ 5-10-1999 کے لئے ری طلب کیا گیا اور اسی روز اس کو نقولات تقسیم کی گئیں۔ ملزم کے خلاف مورخہ 19-10-1999 کو مندرجہ ذیل فرد جرم مرتب کی گئی۔

نمبر1 ...... ”مورخہ 9-9-1999 کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی درخواست پر چوہدری بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مجسٹریٹ 1 کلاس چشتیاں نے ہمراہ خطباء آپ کے ڈیرہ پر چھاپا مارا اور یہ پایا گیا کہ آپ نے ایک عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کر رکھی ہے۔ جس میں تاج‘ محراب اور مینارے تعمیر کئے ہیں اور کلمہ طیبہ بھی تحریر کیا ہے۔ قرآن پاک کے علاوہ قادیانی لٹریچر بھی رکھا ہوا تھا اور آپ قادیانی مذہب کی تبلیغ کے لئے قادیانی مبلغ بلاتے ہیں جو کہ قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ ہر طرح تم نے جرم 298B ت پ کا ارتکاب کیا ہے۔ جو کہ اس عدالت کی سماعت کے قابل ہے۔ ملزم نے جرائم کا اقرار نہ کیا۔

نمبر2 ...... گواہان کو پہلے مجسٹریٹ نے طلب کیا۔ مگر مقدمہ کی تبدیلی کے لئے ملزم نے درخواست گزاردی تھی۔ جس پر مقدمہ عدالت ہذا میں جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بہاول نگر کے حکم پر مورخہ 17-12-1999 کے تحت چوہدری غلام رسول سول جج مجسٹریٹ دفعہ 30 چشتیاں کی عدالت سے عدالت ہذا میں منتقل ہوا۔ مقدمہ ہذا عدالت میں مورخہ 3-1-2000 کو موصول ہوا۔ یہاں پر یہ بات تحریر کرنا مناسب ہوا کہ عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ (بہاول پور بنچ) نے اس مقدمہ کی سماعت تین ماہ میں مکمل کرنے کا حکم دیا۔ جو کہ مدت 3-2-2000 کو ختم کرنی تھی۔ اس عدالت میں مقدمہ ہذا کی کارروائی 3-1-2000 سے شروع ہوئی۔ ملزم بحراست پولیس حاضر‘ عدالت نے گواہان استغاثہ کو 4-1-2000 کے لئے طلب کیا۔ استغاثہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ گواہان پیش کر کے مقدمہ ہذا میں عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ (بہاول پور بینچ) کی ہدایت کے پیش نظر روزانہ سماعت کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

نمبر3 ...... استغاثہ نے اپنے موقف کی تائید میں بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر گواہ نمبر1 محمد شفیق یونس ولد محمد یونس ‘گواہ نمبر2 غلام مرتضٰی اے ایس آئی تھانہ صدر چشتیاں‘ گواہ نمبر3 مولانا عزیز الرحمٰن ولد حافظ ظہیر احمد‘ گواہ نمبر4 مولانا عبدالقادر کشمیری ولد خان بہادر‘ گواہ نمبر5 بشیر احمد نمبر دار ولد نور محمد‘ گواہ نمبر6 پیش کئے۔ استغاثہ نے اصل درخواست منجانب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اگزیٹ پی A عبادت گاہ کی تصویر اگزیٹ پی B قرآن مترجم محمد اسحٰق ‘اگزیٹ پی C تفسیر قرآن مرزا بشیر الدین‘ اگزیٹ پی D روحانی خزائن مصنفہ بانی جماعت مرزا غلام احمد قادیانی‘ اگزیٹ پی E ماہنامہ

تشحیذ الاذہان (تین عدد) ایگزیبٹ پی N پی ٹی پی ایچ حالات زندگی حضرت عمر' ایگزیبٹ پی I تقریر جمعہ فضل مسجد لندن' ایگزیبٹ پی J ماہنامہ الخالد ربوہ' ایگزیبٹ کے نماز کا پوسٹر' ایگزیبٹ پی L سپارہ نمبر 2' ایگزیبٹ M ہماری تعلیمات' ایگزیبٹ پی N ماہنامہ انصار اللہ' ایگزیبٹ پی O پیغام احمدیت' ایگزیبٹ پی P روزنامہ الفضل ربوہ' (ایک تاپارہ) ایگزیبٹ پی Q کچھ متفرق کاغذات' ایگزیبٹ پی R ایس ایچ او کی رپورٹ' ایگزیبٹ پی 1S نقشہ موقعہ ایگزیبٹ پی T 11 سپرداری میمو ایگزیبٹ پی U اور رسید سپرداری پی U۔

نمبر 4 ...... ملزم نے اپنا بیان زیر دفعہ 342 کریمنل پروسیجر کوڈ کے تحت قلمبند کرایا۔ ملزم کو صفائی پیش کرنے کا موقع دیا گیا مگر اس نے کوئی صفائی پیش نہ کی۔

نمبر 5 ...... ملزم کے وکیل نے موقف اختیار کیا کہ ملزم نے مسجد تعمیر نہ کی ہے۔ اور نہ ہی یہ مسجد اس کی زمین میں تعمیر ہوئی ہے۔ ملزم ان پڑھ ہے اور وہ قادیانیت کی تبلیغ نہ کر سکتا ہے۔ اور نہ وہ مسجد کا نگران تھا۔ مقدمہ ہذا مجلس تحفظ ختم نبوت کے دباؤ کی وجہ سے اس کے خلاف بنایا گیا ہے گواہان نے اس کے خلاف شہادت مذہبی اور مولوی صاحبان کے دباؤ کی وجہ سے دی ہے۔ ملزم مقدمہ ہذا میں بالکل بے گناہ ہے۔

نمبر 6 ...... میں نے فریقین کا موقف سماعت کیا۔ شہادت آمدہ مثل کا جائزہ لیا۔ عائد کردہ فرد جرم کے سلسلہ میں میری مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

نمبر 7 ...... استغاثہ نے بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کو بطور گواہ نمبر 1 پیش کیا۔ جس نے بیان دیا کہ اسے ایک درخواست اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کی جانب سے موصول ہوئی جو کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے گزاری تھی۔ گواہ نے اصل درخواست ایگزیبٹ پی A عدالت میں پیش کی۔ اس نے حسب الحکم ڈپٹی کمشنر بہاول نگر و اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے جگہ متداویہ پر چھاپہ مارا۔ حکم کمشنر و ڈپٹی کمشنر مارک اے بی صفحہ مثل پر ہیں۔ گواہان اور اہل دیہہ بھی اس وقت اس کے ساتھ تھے۔ اس نے دیکھا کہ ایک عبادت گاہ موجود تھی جو کہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی گئی تھی۔ اس کے محراب و مینارے موجود تھے۔ فوٹو ایگزیبٹ پی B ہے۔ اس وقت ملزم موجود نہ تھا۔ اس کا بیٹا مختار احمد موجود تھا۔ جس نے بتلایا کہ عبادت گاہ کا نگران اس کا والد عطاء اللہ ہے۔ اہل دیہہ نے بتلایا کہ ملزم عطاء اللہ عبادت گاہ میں مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے اور وہ باہر سے مبلغ بھی بلاتا ہے۔ عبادت گاہ کی تلاشی لینے پر وہاں سے قادیانیت

کے متعلق لٹریچر بھی برآمد ہوا تھا۔ ایک نسخہ قرآن پاک بھی تھا جو کہ مولانا عزیز الرحمٰن خطیب جامع مسجد چشتیاں کے حوالہ کیا گیا تھا۔ جملہ لٹریچر بذریعہ فرد قبضہ میں لیا گیا تھا۔ فرد مقبوضگی گواہ کے اہلمد نے اس کی ہدایت پر بنایا تھا۔ جس پر گواہ نے اپنے دستخط کئے تھے۔ اس نے برائے اندراج مقدمہ رپورٹ اگزیبٹ پی S کی تھی جو کہ اس کی دستخطی و تحریری ہے۔ مقدمہ درج ہونے پر جملہ ریکارڈ تحصیل مال خانہ میں رکھوایا گیا اور عبادت گاہ کو سیل کر دیا گیا۔

نمبر8...... استغاثہ نے گواہ نمبر2 محمد شفیق ولد محمد یونس کو پیش کیا۔ جس نے بیان کیا کہ گواہ نمبر1 نے تین چار ماہ قبل پولیس کے ساتھ ملزم کے ڈیرہ پر چھاپہ مارا۔ اس وقت ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ تین چار پبلک کے آدمی بھی تھے۔ میں ہمراہ احمد بشیر، محبوب اور دیگر بہت سے لوگوں کے موقعہ پر پہنچا۔ وہاں سے دو قرآن پاک اور دیگر کتب و قادیانی لٹریچر قبضہ میں لیا گیا۔ فرد مقبوضگی اگزیبٹ پی R تیار ہوئی جس پر میں نے دستخط کئے۔ متنازعہ مسجد کے دو مینار و محراب تھے اور اسے مسجد کی طرز پر تعمیر کیا گیا ہے۔

استغاثہ نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر غلام مرتضیٰ کو بطور گواہ نمبر3 پیش کیا۔ اور اس نے کہا کہ مورخہ 8-9-1999 کو اس نے جام بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی نگرانی میں ہمراہ گواہان مولانا عزیز الرحمٰن، مولانا عبدالقادر کشمیری بردرخواست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملزم کے ڈیرہ پر چھاپہ مارا تھا۔ وہاں پر عبادت گاہ پائی گئی جس کے مینار اور محراب تھے۔ اس کے علاوہ وہاں سے دو قرآن پاک کے نسخے اور دیگر قادیانی لٹریچر قبضہ میں لیا گیا تھا۔ جس پر چھ گواہان نے دستخط کئے تھے۔ مجھے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے ایک تحریر دی جس پر مقدمہ درج ہوا تھا۔ میں نے مقدمہ کی تفتیش کی، موقعہ ملاحظہ کیا۔ نقشہ موقعہ اگزیبٹ پی T تیار کیا جس پر ایک نوٹ میرا قلمی و دستخطی ہے۔ گواہان کے بیانات تحریر کئے۔ اگلے روز ملزم کو گرفتار کر کے تفتیش کی اور اسے گناہ گار پا کر چالان کیا۔ مولانا عزیز الرحمٰن ولد حافظ ظہیر احمد گواہ نمبر4 پیش ہوا۔ اس نے بیان کیا کہ لوگوں نے اس کے سامنے احتجاج کیا کہ چک نمبر 11FW میں قادیانیوں نے تبلیغ کرنا شروع کر رکھی ہے اور ملزم عطاء اللہ نے مسجد کی طرز کی عبادت گاہ تعمیر کر رکھی ہے۔ جس کے مینار و محراب بھی ہیں۔ اور وہ علاقہ کے مسلمانوں میں مرزائیت کی تبلیغ کرتا ہے اور مسلمان علماء کو مناظرہ کا چیلنج کرتا ہے۔ اس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس صورت حال سے آگاہ کیا جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ڈپٹی کمشنر بہاول نگر کو درخواست گزاری جس نے درخواست اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کو بھجوا دی۔

اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں نے برائے کارروائی درخواست جام بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کو بھیج دی۔ جام بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہمراہ اپنے اہلمد پولیس و مولانا عبدالقادر کشمیری ملزم کے ڈیرہ پر گئے اور وہاں پر دیکھا کہ مسجد تعمیر شدہ ہے۔ جو کہ مسلمانوں کی مسجد کی طرز پر ہے۔ وہاں پر امجد، بشیر احمد نمبردار، سردار شفیق اور دیگر کافی لوگ بھی اکٹھے ہو گئے تھے۔ مجسٹریٹ نے وہاں سے قادیانی لٹریچر، کتابیں برآمد کی تھیں۔ اس کے علاوہ قرآن پاک بھی جو کہ گواہ کو دے دیا گیا تھا اور وہ قرآن پاک گواہ نے پیش عدالت کیا ہے۔ میں نے فرد مقبوضگی پر دستخط کئے مجسٹریٹ نے عبادت گاہ کو سیل کر دیا۔ ملزم غائب ہو گیا جب کہ اس کا بیٹا مختار احمد موجود تھا جس نے تسلیم کیا کہ وہ اپنے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں اور مبلغ بلاتے ہیں اور اس نے فرد مقبوضگی پر دستخط کئے تھے۔ استغاثہ نے مولانا عبدالقادر کشمیری کو بطور گواہ نمبر 5 پیش کیا۔ جو کہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے ساتھ موقعہ پر گیا اور فرد مقبوضگی پر دستخط کئے۔ اس نے گواہ نمبر 4 کی پوری طرح تائید کی ہے۔ گواہ نمبر 6 بشیر احمد نمبردار ولد نور محمد ہے۔ اس نے بیان کیا کہ چار ماہ قبل وہ مالیہ لینے گیا تو اسے لوگوں نے بتلایا کہ ملزم عطاء اللہ اپنے مذہب قادیانیت کی تبلیغ کرتا ہے اور اس نے یہ بات مولانا عزیز الرحمٰن کو بتلائی تھی۔ جب ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تین چار پولیس افسران مولانا عزیز الرحمٰن اور ایک دیگر مولوی صاحب کے ہمراہ موقعہ پر آئے تھے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ہم ملزم کے ڈیرہ پر پہنچے وہاں پر عبادت گاہ دیکھی جو کہ مسجد کی طرز پر بنائی گئی تھی۔ وہاں سے قرآن پاک اور دیگر قادیانی لٹریچر برآمد ہوا تھا۔ قرآن پاک مولانا عزیز الرحمٰن کو دے دیا گیا تھا۔ جب کہ دیگر لٹریچر، کتابیں بذریعہ فرد قبضہ میں لے لی گئی تھیں۔ جس پر میں نے دستخط کئے۔ شہادت استغاثہ ختم ہوا۔

نمبر 9...... ملزم نے زیر دفعہ 342 کریمنل پروسیجر کوڈ بیان قلمبند کراتے ہوئے جرائم سے انکار کیا۔ اس نے عدالت کے سوال پر جواب میں کہا کہ وہ بے گناہ ہے اور اس نے مسجد تعمیر نہ کی ہے اور نہ ہی مسجد اس کی جگہ میں ہے اور نہ ہی وہ مسجد کا نگران ہے اور یہ پرانی تعمیر شدہ ہے اور وہ ایک ان پڑھ کسان ہے۔ اس نے کسی کو تبلیغ نہ کی ہے۔ بوقت آمد پولیس وہ موجود نہ تھا۔ اسے دوسرے دن گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کے خلاف مقدمہ مولوی صاحبان اور افسران کے دباؤ پر درج کیا گیا ہے۔ گواہان نے دباؤ کے تحت دشمنی اور بدنیتی کی بناء پر اس کے خلاف شہادت دی ہے۔ ملزم نے حلف پر گواہی دینے اور صفائی پیش کرنے سے انکار کیا۔

نمبر10...... شہادت آمدہ کا بغور جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ استغاثہ نے جرم ثابت کرنے کے لئے گواہ نمبر1 جام بقاء محمد ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر چشتیاں کو پیش کیا۔ جس نے موقعہ ملاحظہ کیا۔ دو نسخے قرآن پاک اور پندرہ دیگر کتب و قادیانی لٹریچر قبضہ میں لیا۔ فرد مقبوضگی بنائی اور گواہان کے دستخط حاصل کئے۔ اس نے اہل دیہہ کے بیانات قلمبند کئے۔ اسی طرح استغاثہ نے مولانا عزیز الرحمٰن' مولانا عبدالقادر کشمیری اور بشیر احمد نمبر دار کو بطور گواہ پیش کیا ہے۔ جو کہ بوقت برآمدگی قرآن پاک و قادیانی لٹریچر موقعہ پر موجود تھے اور انہوں نے فرد مقبوضگی پر دستخط کئے۔ گواہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے عبادت گاہ کی تصویر بھی پیش کی جو کہ اگزیبٹ پی B ہے۔ اس تصویر سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ متدلویہ عبادت گاہ کو مسجد کی طرز پر بنایا گیا ہے۔ اس میں مینار اور محراب موجود ہیں۔ دوسرے گواہان نے بھی بلاشک وشبہ بیان کیا ہے کہ ملزم نے عبادت گاہ کو مسجد کی طرز تعمیر کیا ہے اور اس میں محراب' تاج و مینارے موجود ہیں۔ محمد شفیق یونس ولد محمد یونس اور غلام مرتضیٰ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس تھانہ صدر نے بھی استغاثہ کی تائید کی ہے۔ غلام مرتضیٰ اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی سربراہی میں موقعہ پر پولیس آئی اور اس نے مقدمہ کی تفتیش کی اور اس نے ملزم کا جرم 298B کا ارتکاب کرنا پایا۔ اس کی رپورٹ پر ایس ایچ او تھانہ صدر چشتیاں نے عدالت میں چالان بھجوایا۔ استغاثہ کی طرف سے زبانی اور دستاویزی شہادت سے یہ بات بلاشک وشبہ ثابت ہوگئی ہے کہ ملزم نے عبادت گاہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی ہے کیونکہ اس میں محراب تاج اور مینارے بنائے گئے ہیں۔ اگرچہ ملزم پارٹی نے عبادت گاہ کے ایک جانب سامنے لفظ ''بیت احمدیہ'' تحریر کر رکھا تھا۔ تاہم یہ الفاظ مسجد کی ایک جانب تحریر کئے گئے تھے جو کہ بعد کی تحریر معلوم ہوتے ہیں۔ اگر یہ الفاظ عبادت گاہ کی تعمیر کے وقت لکھے جاتے تو پھر یہ الفاظ درمیان میں لکھے ہوئے ہونے چاہئے تھے۔ مگر وہ درمیان میں ہونے کی بجائے اس کے دائیں جانب لکھے ہوئے ہیں۔ اس حقیقت کو کسی طور بھی نہ جھٹلایا جا سکتا ہے کہ وہاں سے دو قرآن پاک برآمد ہوئے۔ ایک ترجمہ والا اور دوسرا بلا ترجمہ تھا۔ دونوں قرآن پاک بطور اگزیبٹ پی C اور اگزیبٹ پی D پیش عدالت کئے گئے۔ ملزم نے ان کتابوں اور لٹریچر کی برآمدگی سے انکار نہ کیا ہے۔ مزید برآں برآمدگی ملزم کے لڑکے مختار احمد کی موجودگی میں ہوئی۔ جس نے فرد مقبوضگی پر دستخط کئے۔ ان حالات میں استغاثہ نے ملزم کے خلاف شک وشبہ سے بالاتر شہادت پیش کی ہے۔

نمبر11...... اگرچہ ملزم نے زیر دفعہ 342 کریمنل پروسیجر کوڈ کے تحت سوال کا جواب دیتے

ہوئے کہا ہے کہ وہ بے گناہ ہے اور اس کے خلاف مقدمہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دباؤ پر قائم کیا گیا ہے۔ لیکن اس نے اپنی صفائی میں کوئی شہادت پیش نہ کی ہے۔ اسے صفائی پیش کرنے کا موقعہ دیا گیا۔ مگر اس نے صفائی پیش کرنے سے انکار کر دیا۔ لہذا میں بلا تامل اس بات کا قائل ہوا ہوں کہ ملزم کے خلاف یہ جرم پایہ ثبوت کو پہنچا کہ اس نے عبادت گاہ تعمیر کی۔ وہ مسجد کی طرز پر تعمیر کی اور اس میں اس نے قرآن پاک کے دو نسخے وہاں پر رکھے۔ جن میں سے ایک مترجم مرزا بشیر الدین احمدی تھا اور دیگر قادیانی لٹریچر وہاں پر رکھا۔ اس طرح ملزم نے جرم 298B(D) کا ارتکاب کیا ہے۔ چونکہ ملزم First off ہے اور وہ ان پڑھ کسان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ عبادت گاہ دفعہ 298B ذیرہ میں ترمیم سے قبل تعمیر کی ہو۔ تاہم اسے چاہئے تھا کہ وہ ترمیم کے بعد اس کی شکل میں تبدیلی لاتا جو کہ اس نے تبدیلی نہ کی ہے۔ لہذا ملزم کو دو سال قید سخت و جرمانہ دو ہزار روپیہ کیا جاتا ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی پر وہ مزید ایک ماہ قید بھگتے گا۔ تاہم ملزم کو دفعہ 382B کا فائدہ دیا جاتا ہے۔ فائل بعد از ترتیب و تکمیل جنرل ریکارڈ روم میں داخل ہو۔

سنایا گیا: 30-1-2000 محمود احمد شاکر جج

مجسٹریٹ دفعہ 30 سول جج درجہ اول ہارون آباد

تصدیق کی جاتی ہے کہ فیصلہ 13 صفحات پر مشتمل ہے۔ ہر صفحہ میری ہدایت پر تحریر ہوا۔ پڑھا اور تصحیح ہوا۔ جس پر میں نے دستخط کئے۔

مجسٹریٹ دفعہ 30 سول جج درجہ اول ہارون آباد

31-1-2000

بقیہ: خطاب حضرت جالندھریؒ

تلاش کرنی چاہیے۔

بوڑھا ہو گیا ہوں اس لئے دین کی باتیں زیادہ کرتا ہوں اس لئے کہ شاید یہ میری زندگی کی آخری تقریر ہو۔ کیونکہ حضور ﷺ کی امت کی عمریں ساٹھ ستر کے درمیان ہیں اور میں ۷۵ سال سے زائد عمر پا چکا ہوں۔

آپ سب حضرات مل کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا خاتمہ ایمان پر فرمائے آمین

حج کی فرضیت اور فضیلت

شیخ الحدیث مولانا عبدالواحد

"عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ من ملك زادا وراحلة تبلغه الى بيت اللّٰه ولم يحج فلا عليه ان يموت يهوديا اونصرانيا وذالك ان اللّٰه تبارك تعالىٰ يقول وللّٰه علىٰ الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا"

ترجمہ : ..... حضرت علی المرتضیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے اور پھر وہ حج نہ کرے' تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہیں۔ (جامع ترمذی)

تشریح : ..... اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کریں۔ فرمایا گیا ہے کہ ان کا اس حال میں مرنا اور یہودی یا نصرانی ہو کر مرنا گویا برابر ہے۔ (معاذ اللہ) یہ اسی طرح کی وعید ہے جس طرح ترک نماز کو کفر و شرک کے قریب کہا گیا ہے۔

قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترک صلوۃ مشرکوں والا عمل ہے۔ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرنے والوں کو مشرکین کے بجائے یہود و نصاریٰ سے تشبیہ دینے کا راز یہ ہے کہ حج نہ کرنا یہود و نصاریٰ کی خصوصیت تھی کیونکہ مشرکین عرب حج کیا کرتے تھے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے ترک نماز کو مشرکوں والا عمل بتلایا گیا۔

اس حدیث میں استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے لئے جو سخت وعید ہے اس کے لئے سورۃ آل عمران کی اس آیت کا حوالہ دیا گیا ہے اور اس کی سند پیش کی گئی ہے جس میں حج کی فرضیت کا بیان ہے یعنی : "للّٰه على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا" لیکن معلوم ہوتا ہے کہ راوی نے صرف حوالے کے طور پر آیت کا یہ ابتدائی حصہ پڑھنے پر اکتفا کیا ہے۔ یہ وعید آیت کے جس حصے سے

نکلتی ہے وہ اس کے آگے والا حصہ ہے یعنی: " ومن کفر فان الله غنی عن العالمین "جس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکم کے بعد جو کوئی کافرانہ رویہ اختیار کرے یعنی باوجود استطاعت کے حج نہ کرے تو اللہ کو کوئی پرواہ نہیں۔ وہ ساری دنیا اور ساری کائنات سے بے نیاز ہے۔ اس میں استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کے رویہ کو "من کفر" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے اور " ان الله غنی عن العالمین "کی وعید سنائی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہوا کہ ایسے ناشکرے اور نافرمان جو کچھ بھی کریں اور جس حال میں مریں اللہ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں۔

قریب قریب اسی مضمون کی ایک حدیث مسند دارمی وغیرہ میں حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے بھی مروی ہے:

" عن ابن عمرؓ قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله مایوجب الحج قال الزاد الراحلة (رواہ الترمذی وابن ماجه)"

﴿ترجمہ:...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے پوچھا کہ کیا چیز حج کو واجب کر دیتی ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا سامان سفر اور سواری۔﴾

تشریح:...... قرآن مجید میں فرضیت حج کی شرط کے طور پر: " من استطاع الیه سبیلا " فرمایا گیا ہے یعنی حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر کر کے مکہ معظمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اس میں جو اجمال ہے غالباً سوال کرنے والے صحابیؓ نے اس کی وضاحت چاہی اور دریافت کیا کہ اس استطاعت کا متعین معیار کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک تو سواری کا انتظام ہو جس پر مکہ معظمہ تک سفر کیا جا سکے اور اس کے علاوہ کھانے پینے جیسی ضروریات کے لئے اتنا سرمایہ ہو جو اس زمانہ سفر کے گزارنے کے لئے کافی ہو۔ فقہائے کرام نے اس گزارے میں ان لوگوں کے گزارے کو بھی شامل کیا ہے جن کی کفالت جانے والے کے ذمہ ہو۔

" عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله ﷺ من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه"

﴿ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس آدمی نے حج

کیا اور اس میں نہ تو کسی شہوانی اور فحش بات کا ارتکاب کیا اور نہ اللہ کی کوئی نافرمانی کی تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہو گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (صحیح بخاری و مسلم)

تشریح:...... قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے: "الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج" اس آیت مبارکہ میں حج کرنے والوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ خاص کر زمانہ حج میں وہ شہوت کی باتوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے سارے کاموں اور آپس کی جھگڑے بازی سے بچیں۔ حضرت ابوہریرہؓ کی اس حدیث میں اس ہدایت پر عمل کرنے والوں کو بشارت سنائی گئی ہے اور فرمایا گیا ہے کہ جو شخص حج کرے اور ایام حج میں نہ تو شہوت کی باتیں کرے اور نہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی کوئی ایسی حرکت کرے جو فسق کی حد میں آتی ہو تو حج کی برکت سے اس کے سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ گناہوں سے بالکل ایسا پاک وصاف ہو کر واپس ہو گا جیسا کہ وہ اپنی پیدائش کے دن بے گناہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے یہ دولت نصیب فرمائے۔

"عن ابی بريرة قال قال رسول الله ﷺ العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرورليس له جزاء الا الجنة"

ترجمہ:...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو جاتا ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا اور حج مبرور (پاک) اور مخلصانہ حج کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

"عن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله ﷺ تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة ليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة"

ترجمہ:...... حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پے درپے کیا کرو حج اور عمرہ۔ کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر ومحتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جس طرح سنار کی بھٹی لوہے اور سونے چاندی کا میل کچیل دور کر دیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔ (ترمذی، نسائی)

تشریح:...... جو شخص اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرتا ہے وہ گویا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت

میں غوطہ لگاتا ہے اور غسل کرتا ہے جس کے نتیجے میں وہ گناہوں کے گندے اثرات سے پاک صاف ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ دنیا میں بھی اس پر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہوتا ہے کہ فقر و محتاجی اور پریشان حالی سے اس کو نجات مل جاتی ہے اور خوش حالی اور اطمینان قلب کی دولت نصیب ہو جاتی ہے اور مزید برآں حج مبرور کے صلہ میں جنت کا عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے۔

" عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ انہ قال الحاج والعمار وفد اللہ ان دعوہ اجابھم وان استغفروہ غفرلھم"

ترجمہ :..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

" عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا لقیت الحج فسلم علیہ وصافحہ ومرہ ان یستغفرلک قبل ان یدخل بیتہ فانہ مغفورلہ "

ترجمہ :..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی حج کرنے والے سے تمہاری ملاقات ہو تو اس کے اپنے گھر میں پہنچنے سے پہلے اس کو سلام کرو اور مصافحہ کرو اور اس سے مغفرت کی دعا کے لئے کہو کیونکہ وہ اس حال میں ہے کہ اس کے گناہوں کی مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی دعا قبول ہونے کی خاص توقع ہے۔ (مسند احمد)

" عن ابی ہریرۃ من خرج حاجا او معتمرا اوغازیا ثم مات فی طریقہ کتب اللہ لہ اجرالغازی والحاج والمعتمر"

ترجمہ :..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جو بندہ حج یا عمرہ کی نیت سے یا راہ خدا کے لئے نکلا پھر راستہ میں اس کو موت آگئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے واسطے وہی اجر و ثواب لکھ دیا جاتا ہے جو حج وغیرہ کرنے والوں کے لئے اور راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لئے مقرر ہے۔

تشریح :..... اللہ تعالیٰ کے اس کریمانہ دستور و قانون کا اعلان خود قرآن مجید میں بھی کیا گیا ہے۔ ارشاد ہے :

" ومن یخرج من بیتہ مہاجراً الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع

بقیہ صفحہ 16 پر

مسئلہ ختم نبوت اور مولانا ابوالحسن علی ندویؒ

تحریر : مولانا اللہ وسایا

ندوۃ العلماء لکھنو کے مہتمم‘ رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کے رکن‘ دمشق یونیورسٹی کے مشیر دار العلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رکن رکین‘ عرب و عجم کے رئیس العلماء قافلہ حریت کے سرخیل‘ بر صغیر پاک و ہند کی موجودہ دور میں سب سے بڑی علمی اور روحانی شخصیت حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ جمعہ 31 دسمبر 1999ء کو لکھنو میں انتقال فرماگئے :

”انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔“

ان کے انتقال نے اکابر علماء کی وفات کے غم تازہ کردیئے۔ مولانا کی وفات علم و فضل کی وفات ہے۔ رحمت عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ :”......عالم کی وفات ایک جہان کی وفات ہے۔......“ بلاشبہ مولانا مرحوم اس حدیث کا مصداق تھے۔ تین صد کتابوں کے آپ مصنف تھے۔ تاریخ‘ سیرت و سوانح آپ کے پسندیدہ مضامین تھے اور انہیں عنوانات پر آپ کی زیادہ تر تصانیف ہیں۔ قدرت نے اتنی جامعیت بخشی تھی کہ اردو کی طرح عربی زبان پر آپ کو نہ صرف عبور تھا بلکہ اکثر کتابیں آپ نے اصلاً عربی میں تصنیف فرمائیں بعد میں اردو زبان کا ان کو جامہ پہنایا گیا۔ عربی ادب کے بھی آپ امام مانے جاتے تھے۔ ان کے علم و فضل کے سامنے عرب و عجم کے علماء کی گردنیں جھکتی نظر آتی تھیں۔

قدیم و جدید علوم پر آپ کو دسترس تھی۔ شرق غرب نے آپ کے علم کی گہرائی کا سکہ مانا۔ ہزاروں شاگرد‘ لاکھوں عقیدت مند‘ بیسیوں مساجد و مدارس آپ کی یادگار ہیں۔ اے جانے والے آپ کو مدتوں یاد رکھا جائے گا۔

رفتید ولے نہ از دلے ما

آپ کی بیعت کا تعلق قطب الارشاد حضرت عبدالقادر رائے پوریؒ سے تھا۔ آپ مجاز بھی تھے اور غالباً ہندوستان میں آپ حضرت رائے پوریؒ کے آخری خلیفہ تھے۔ آپ کے وصال سے مساجد و مدارس کی طرح خانقاہوں کی علمی و عملی رونق بھی متاثر ہوئی۔

حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر آپ نے لاہور میں بیٹھ کر عرب دنیا کو فتنہ قادیانیت سے آگاہ کرنے کے لئے ''القادیانیہ'' عربی زبان میں تحریر فرمائی۔ اس کے مقدمہ میں آپ نے فرمایا کہ میرے پاس دو کتب خانے جمع ہیں ایک خاموش اور وہ کتابیں ہیں' دوسرا بولنے والا کتب خانہ اور وہ مولانا محمد حیاتؒ ہیں۔ شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کے حکم پر تمام تر حوالہ جات فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ نے ان کو مہیا فرمائے۔ یہاں سے مسودہ تیار کر کے لکھنو تشریف لے گئے اور پھر سب سے پہلے عربی ایڈیشن کی اشاعت کا دمشق سے اہتمام کیا گیا اور یہ مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کی اور پھر مصنف کے توسط سے دنیا بھر کے علماء و مشائخ بالخصوص عرب دنیا میں تقسیم ہوئی۔

اس کے بعد خیال ہوا کہ اس کتاب کو اردو میں منتقل کیا جائے۔ چنانچہ اردو ایڈیشن میں عربی سے اردو میں حوالہ جات کو منتقل کرنے کی بجائے مرزائیوں کی اصل اردو کتابوں سے ہی حوالہ جات کو نقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے مولانا محمد علی جالندھریؒ کو ذیل کا خط تحریر فرمایا۔ یہ 6 مئی 1958ء کا خط ہے۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا:

باسمہ

مجبی و مخدومی زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید کہ مزاج بخیر ہوگا

میں اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے رائے بریلی میں تاخیر سے آیا۔ فہرست مآخذ (یعنی قادیانی کتب) کے متعلق دیکھنا تھا کچھ کتابیں ندوۃ العلماء میں ہیں یا نہیں؟ چنانچہ مقابلہ کر کے ان کتابوں کو حذف کر دیا جو یہاں موجود ہیں تاکہ پاکستان سے انہیں لانے کی زحمت سے بچیں۔ اب وہی کتابیں لکھ رہا ہوں جو یہاں نہیں ہیں اور ان کو وہیں (پاکستان) سے لانا پڑے گا۔ آپ کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ ''فیصلہ آسمانی'' حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ کی اور مولانا مونگیریؒ کی تقریباً 13-12 کتابیں اور رسالے رد قادیانیت میں کتب خانہ ندوۃ العلماء میں موجود ہیں۔ کئی روز سے لاہور کا کوئی خط نہیں آیا جس سے کچھ نظام سفر کا حال معلوم ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم (حضرت رائے پوریؒ) کے مزاج مبارک بالکل بعافیت ہوں گے۔ مخدومی مولانا عبدالجلیل صاحب کی خدمت میں دو

ہی روز ہوئے ہوں گے ایک خط ارسال خدمت کیا ہے۔ مولانا محمد حیاتؒ کی خدمت میں میری طرف سے بہت سلام۔

قلم زد کتابیں یہاں کتب خانہ میں موجود ہیں۔

والسلام

آپ کا علی

16 شوال المکرم 1377ھ

چنانچہ آپ کا خط ملتے ہی حضرت جالندھریؒ نے جواب اور پھر کتابیں ڈاک سے بھجوادیں اور ساتھ ہی تحریر کیا کہ اردو ایڈیشن (قادیانیت) لکھنو سے شائع کرالیں۔ رقم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے بیت المال سے بھجوادی جائے گی۔ چنانچہ اس کے جواب میں مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے تحریر فرمایا:

حضرت مولانا المحترم زیدہ مجدہ والطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ امید کی میزاج بخیر ہوگا

گرامی نامہ اور اس کے بعد رجسٹرڈ پیکٹ ملا۔ اس توجہ کے لئے شکر گزار ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ جناب نے بھی لکھنو میں طباعت کی تاکید فرمائی ہے اور یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابھی مصارف کا کوئی اندازہ نہیں۔ رقم کا پہنچنا بہت مشکل ہے البتہ یہ صورت ممکن ہے کہ حضرت والا (حضرت رائے پوریؒ) کے ساتھ جو رفقاء خدام رائے پور تشریف لائیں وہ قانونی رقوم اپنے ساتھ لے آئیں یعنی جتنی رقم لانے کی (قانوناً) اجازت ہے ہر ایک رفیق اتنی ہی رقم لے آئے علی الحساب اور وہ رائے پور میں محفوظ رہے جب ضرورت ہو وہاں سے حاصل کر لی جائے۔ ابھی مجھے خود مصارف کا اندازہ نہیں۔ کتابوں کی فہرست یہ معلوم کرنے کے بعد کہ کتب خانہ ندوۃ العلما میں کونسی کتابیں ہیں بعد میں بھجواؤں گا بڑی عنایت ہوگی اگر حضرت شاہ (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) صاحب مدظلہ کی خدمت میں میرا سلام نیاز پہنچادیں۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

طالب دعا ابوالحسن علی

جواب کا پتہ
مرکز دعوت اصلاح و تبلیغ
کچہری روڈ لکھنو

غرض آپ کو رد قادیانیت کے عنوان پر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے لگایا تھا۔ آپ کی اس متذکرہ کتاب کے عربی' اردو' انگریزی کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے البتہ سب سے پہلے اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت مجلس تحفظ ختم نبوت کے حصہ میں آئی۔

اس کے علاوہ رد قادیانیت پر آپ کے مندرجہ ذیل مقالہ جات بھی ہیں :

(1)------القادیانیہ صورۃ علی نبوۃ محمدیہ۔

(2)------قادیانیت اسلام اور نبوت محمدیہ کے خلاف ایک بغاوت۔

(3)------القادیانیہ والقادیانیہ دراسۃ و تحلیل۔

پاکستان میں جب قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو آپ نے حضرت شیخ بنوریؒ کو جو والا نامہ تحریر فرمایا وہ یہ ہے :

"سب سے پہلے تو آپ کو اس عظیم کامیابی پر آپ کے اسلاف کے ایک ادنیٰ نیاز مند کی حیثیت سے مخلصانہ مبارک باد پیش کرتا ہوں جس کے متعلق : " بدیع الزمان الهمدانی " کے یہ الفاظ بالکل صادق ہیں : "فتح فاق الفتوح وامنت علیه الملائکه والروح "اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ کے اس کارنامہ سے آپ کے جد امجد حضرت سید آدم بنوریؒ اور ان کے شیخ حضرت حضرت امام ربانیؒ اور آپ کے استاد ولی حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ کی روح ضرور مسرور و مبتہج ہوئی اور اس کی بھی امید ہے کہ روح مبارک نبوی : " علیها الف الف سلام "کو بھی مسرت حاصل ہوئی ہوگی : " فهنیا لکم وطوبی "اگر میری ملاقات ہوئی تو میں آپ کے دست مبارک کو بوسہ دے کر اپنے جذبات کا اظہار ضرور کروں گا۔"

(ماہنامہ بینات حضرت بنوریؒ نمبر ص 362 محرم الحرام 1398ھ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے چناب نگر (ربوہ) میں اپنا مرکز قائم کیا۔ حضرت مولانا علی میاںؒ ڈھڈیاں سے واپسی پر حضرت مولانا محمد حیاتؒ کو ملنے کے لئے تشریف لائے۔

گذشتہ چند سالوں میں فتنہ قادیانیت نے دوبارہ انڈیا میں پر پرزے نکالنے شروع کئے تو دار العلوم دیوبند کے ذمہ دار حضرات نے "مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند" بنیاد رکھی اور ایک عظیم الشان سیمنار کا اہتمام کیا۔ اس میں آپ برابر کے شریک سفر رہے "مجلس تحفظ ختم نبوت کل ہند" کے زیر اہتمام 14 جون 1997ء کو عظیم الشان کل ہند سطح پر کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ اس کے متعلق آپ نے حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم دار العلوم دیوبند کو ذیل کا والا نامہ تحریر فرمایا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی منزلت جناب مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ زیدت مکارمہ

امید ہے مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ دار العلوم کے جلسہ انتظامی (مجلس شوریٰ) میں شرکت کا دعوت نامہ اور رد قادیانیت کے جلسہ کی اطلاع لکھنو میں ملی تھی۔ راقم نے اپنی صحت کی کمزوری، سن رسیدگی اور کچھ دن آرام کے لئے بمبئی کے سفر اور قیام کا ذکر کر کے حاضری سے معذرت کا خط لکھا تھا۔ جو پہنچا ہوگا۔ لیکن بمبئی میں 4 جون کا روزنامہ "انقلاب" دیکھا تو اس میں 14 جون کو دہلی میں رد قادیانیت کے جلسہ کی جو دار العلوم دیوبند کی طرف سے اور آپ کے زیر اہتمام منعقد ہو رہا ہے اطلاع پڑھی۔ اس سے بہت خوشی ہوئی اور یہ ارادہ کر لیا کہ میں قیام کو مختصر کر کے 13 جون کو دہلی پہنچ جاؤں اور جلسہ میں شرکت کی سعادت جو دینی غیرت کا تقاضا ہے حاصل کروں۔ چنانچہ یہ پروگرام بنالیا کہ 13 جون تک دہلی پہنچ جاؤں اور 14 جون کو جلسہ میں شریک ہوں۔

میں صدق دل سے آپ کو دار العلوم کو اور اس جلسہ کے تمام محرکین کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بروقت قدم اٹھایا اور دار العلوم کی روایات (دفاع عن الدین اور دفاع عن العقیدۃ الاسلامیہ) کا ثبوت دیا۔ راقم بمبئی کے قیام میں قادیانیت ہی پر تبصرہ اور اس کے سلسلہ میں کچھ لکھ رہا تھا۔ اس سے پہلے قادیانیت پر عربی میں مستقل کتاب لاہور میں لکھ چکا تھا۔ جو بلاد عربیہ میں بہت مقبول ہوئی اور جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ نے اس وقت تک اس کے پانچ ایڈیشن نکالے ہیں اور انگریزی ترجمہ کے بھی دو ایڈیشن شائع کئے۔ مجلس تحقیقات

ونشریات اسلام ندوۃ العلماء کی طرف سے آپ کی خدمت میں عربی اردو ایڈیشن بعض رسائل پہنچے ہوں گے۔

اطلاعاً آپ کی خدمت میں یہ عریضہ لکھا جارہا ہے۔ راقم کا قیام او کھلا جامعہ نگر میں مولوی عباس صاحب ندوی کے مکان پر رہے گا۔ جلسہ میں انشاء اللہ شرکت کی سعادت حاصل کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر طرح سے مفید اور کامیاب کرے۔ برائے کرم ہمارا اسلام اور مبارکباد صاحبزادہ گرامی قدر مولانا اسعد میاں کی خدمت میں بھی پہنچادیجئے۔

اطال اللہ بقاء

راقم :ابوالحسن علی ندوی

بقلم عبدالرزاق ندوی

بمبئی 'سہاگ پیلس مدن پورہ

5جون1997ء

(منقول از آئینہ دارالعلوم دیوبند مورخہ 15جون تا15جولائی)

چنانچہ تشریف لائے اور قادیانیوں کے خلاف معرکہ کی تقریر فرمائی۔ اسی طرح لکھنو میں دنیا بھر کے سکالروں کا سیمنار منعقد کیا گیا۔ اس میں بھی قادیانیوں کے متعلق علمی مقالہ جات پیش ہوئے۔ غرض فتنہ عمیا قادیانیت کے خلاف آپ کا وجود انعام الٰہی تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق نصیب ہو۔ محض برکت وسعادت کیلئے متذکرہ بالا دو خطوط کا ذیل میں عکس دیا جارہا ہے:

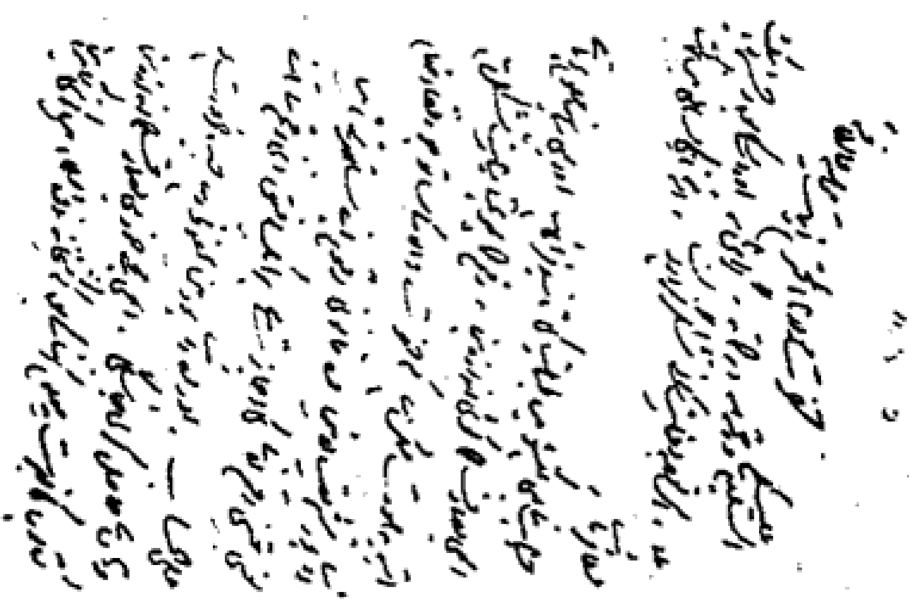

باسمہ

محبی و مخدومی زید لطفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امید ہے کہ مزاج بخیر ہوگا۔ میں اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے
جواب کچھ تاخیر سے دے رہا ہوں۔ فہرست ماخذ کے متعلق دیکھنا یہ ہے کہ کتابیں کتب خانہ ندوۃ العلماء میں
ہیں یا نہیں؟ حوالہ تخریج سے پہلے ان کتابوں کو حذف کر دیا جو ہمارے یہاں موجود ہیں تاکہ
پاکستان کے اہل علم کو زحمت نہ ہو۔ اب وہ کتابیں لکھوا رہا ہوں جو یہاں نہیں ہیں
اور انکو ہیں سے روانہ کروں گا۔

آپکو یہ معلوم کر کے خوشی ہوگی کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیری کا
اور حضرت مولانا مونگیری کی تقریباً ۱۲-۱۳ کتابیں اور رسائل رد قادیانیت میں کتب خانہ ندوۃ العلماء میں
موجود ہیں۔

نئی دہلی سے لاہور کا کوئی خط نہیں آیا، جس کی وجہ سے تشویش ہوئی، حال معلوم ہو تو
امید ہے کہ حضرت والد ماجد صاحب مدظلہ کا مزاج مبارک بالکل بخیر و عافیت ہوگا۔
مخدومی مولانا عبدالجلیل صاحب کی خدمت میں دعا اور سلام، ایک خط ارسال خدمت ہے۔
مولانا محمد حیات صاحب کی خدمت میں میری طرف سے سلام

والسلام
[illegible]

آپ کا
علی

سفر نامہ طور و مایار

پروفیسر سید زبیر حسین شاہ

قطب الارشاد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے شیخ حضرت میاں حاجی نور محمد صاحب جنجھانویؒ تھے۔ انؒ کے شیخ حضرت حاجی عبدالرحیم ولایتیؒ تھے۔ شاہ عبدالرحیم ولایتیؒ حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت سید محمد اسماعیل شہیدؒ کے ساتھ جہاد کے لئے بالاکوٹ جاتے ہوئے ایک معرکہ میں مردان کے قریب شہید ہوگئے۔ ان پر ایک تحقیقی مضمون سید زبیر حسین شاہ صاحب نے تحریر کیا ہے۔ ختم نبوت یوتھ فورس مانسہرہ کے روح رواں جناب عبدالرؤف روفی کے حکم پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

(ادارہ)

مئی 1998ء کے اوائل میں میں اپنے مرشد و محبوب حضرت شاہ نفیس الحسینی مدظلہ خلیفہ اجل حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ بات چیت کے دوران حضرت شاہ صاحب نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ میں (زبیر حسین شاہ) طور و مایار جاؤں اور وہاں جاکر حاجی عبدالرحیم پھگلی والےؒ کی قبر مبارک کی نشاندہی کروں۔

میں نے شاہ صاحب سے تھوڑی سی مزید تفصیل چاہی تو شاہ صاحب نے فرمایا کہ حاجی عبدالرحیمؒ سید احمد شہیدؒ کے انتہائی جانثار ساتھی تھے جنگ مایار میں شہید ہوگئے تھے۔ پھر ان کو بقیہ شہداء کے ساتھ اجتماعی قبر میں دفن کیا گیا تھا اور اعزاز کے طور پر ان کے جسم کو سب سے آگے رکھا گیا تھا۔

اس کے ساتھ ہی شاہ صاحب کی آواز بھر آگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ میں نے اسی وقت تہیہ کرلیا کہ شاہ صاحب کے حکم کی جلد از جلد تعمیل کروں گا۔ حضرت حاجی عبدالرحیمؒ، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے مرشد حضرت میاں نور محمد جنجھانویؒ کے مرشد تھے۔

جولائی 1998ء کے اوائل میں پبلک سروس کمیشن صوبہ سرحد پشاور کی طرف سے مجھے ایک خط ملا کہ 17 جولائی کو پشاور میں تمہارا اسسٹنٹ پروفیسر برائے اسلامیات کی پوسٹ کے لئے انٹرویو کیا جائے گا۔ اخبارات میں پشاور اور اس کے گردونواح میں شدید گرمی پڑنے کی خبریں چھپ رہی تھیں۔ مانسہرہ شہر کے خوشگوار موسم سے انتہائی گرم موسم کی طرف سفر کرنا بڑا دشوار لگا لیکن مجھے ایسا محسوس ہوا کہ قدرت نے طورو ومایار کی طرف سفر کے لئے ایک مضبوط سبب پیدا کر دیا ہے۔

16 جولائی 1998ء کو سہ پہر تین بجے مانسہرہ سے پشاور کے لئے روانہ ہوا۔ شام کے قریب ساڑھے چھ بجے پشاور پہنچ گیا۔ رکشے میں بیٹھ کر پاک فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر گیا۔ گیٹ پر موجود عملے سے میں نے اپنے چچازاد اقبال شاہ چیف وارنٹ آفیسر کے بارے میں معلوم کیا اور درخواست کی کہ مجھے ان کی رہائش گاہ تک پہنچادیں۔ انہوں نے ایک شخص کو میرے ہمراہ کر دیا۔

شام کے وقت چھاؤنی کی سڑکیں ویران سی محسوس ہو رہی تھیں البتہ ان کی مکمل صفائی قابل دید تھی۔ راستے میں میں نے مغرب کی نماز ادا کی۔ نماز کے بعد ائر فورس کے ملازمین کے لئے بنی ہوئی کالونی میں اپنے چچازاد کے ہاں پہنچ گیا۔ رات کو فون پر شاہ صاحب سے بات کی اور اپنے طورو جانے کا ذکر کیا۔ شاہ صاحب نے خوشی کا اظہار کیا اور فرمایا کہ تمام تفصیلات معلوم کرنا ساتھ ہی انٹرویو میں کامیابی کی دعا کی۔

اگلی صبح آٹھ بجے میں پبلک سروس کمیشن کے دفتر پہنچا۔ آج انٹرویو کا آخری دن تھا۔ جب میں اپنی باری پر انٹرویو سے فارغ ہوا تو گیارہ بج رہے تھے۔ نتیجے کو قسمت کے حوالے کر کے وہاں سے روانہ ہو کر پشاور لاری اڈے پہنچ گیا اور مردان جانے والی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ مردان پشاور سے تقریباً چالیس پینتالیس کلومیٹر اور نوشہرہ سے بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔

گاڑی میں بیٹھے بیٹھے مجھے وہ المناک واقعہ یاد آگیا جب سید صاحب کو یار محمد خان سردار پشاور نے جنگ شیدو مارچ 1827ء سے کچھ پہلے (سکھوں کے ساتھ سازباز کر کے) زہر دلوادیا تھا اور عین جنگ کے دوران یار محمد خان نے غداری کر کے اپنی فوج کو پسپا کر دیا تھا اور مجاہدین اسلام کو شکست سے دوچار کر دیا تھا۔ زہر کے اثر سے سید صاحبؒ پر بے ہوشی طاری ہو گئی اور شاہ اسماعیلؒ کے مشورہ سے سید صاحبؒ کو میدان جنگ سے نکال لیا گیا۔ سید صاحب ہاتھی پر سوار تھے۔ مجاہدین کے لشکر میں ہاتھی ایک ہی تھا اور سکھ یار محمد خان کی اطلاع کی وجہ سے (کہ سید صاحب ہاتھی پر سوار ہیں) ہاتھی کا تعاقب کرنے لگے۔ لہٰذا شاہ اسماعیلؒ

خود ہاتھی پر سوار رہے اور سید صاحبؒ کو گھوڑے پر سوار کرادیا۔ تاکہ سکھ اس خیال سے کہ سید صاحبؒ ہاتھی پر سوار ہیں ہاتھی کے پیچھے لگے رہیں اور اس اثنا میں سید صاحبؒ دور نکل جائیں۔ شاہ اسماعیلؒ نے خود خطرہ مول لے لیا لیکن اپنے مرشد کو بچانے کی کوشش کی 'ایسی محبت اور ایثار کی مثالیں بہت کم ہیں۔ پھر سید صاحبؒ کو مشکل سے دریا پار کرایا گیا اور گوجر گڑھی مردان لے جایا گیا۔ اتنے میں گاڑی مردان پہنچ گئی۔

میں نے پہلے سے معلوم کر لیا تھا کہ طورو کی گاڑیاں گورنمنٹ کالج مردان کے قریب سے جاتی ہیں۔ اس لئے کالج کے پاس ہی اتر گیا۔ اس وقت دوپہر کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ طورو یہاں سے گیارہ کلومیٹر جنوب میں واقع ہے۔ میں اللہ کا نام لے کر گاڑی میں سوار ہو گیا۔ بیس منٹ کے سفر کے بعد گاڑی مایار کے قصبے میں داخل ہو گئی۔ مایار سے گاڑی روانہ ہوئی تو جلد ہی طورو قصبے کی آبادی شروع ہو گئی۔ جب میں طورو پہنچا تو دن کا سوا ایک بج رہا تھا۔ میں نے ایک شخص سے اسلامی مدرسے کے بارے میں دریافت کیا اور مدرسے جا پہنچا۔ مدرسے کے طالب علموں نے بتایا کہ مہتمم صاحب بازار کی مسجد میں جمعہ پڑھانے گئے ہیں۔ واپس جب بازار کی مسجد میں آیا تو معلوم ہوا کہ مولانا کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ میں یہ صورت حال دیکھ کر سخت پریشان ہو گیا کیونکہ شاہ صاحب نے فرمایا تھا کہ تمہیں مدرسے کے مہتمم صاحب سے شاید شہداء کی اجتماعی قبر کے بارے میں معلومات مل جائیں۔

جمعہ کے بعد میں نے اپنے پاس بیٹھے نوجوان کو اپنی طرف متوجہ کیا اور شہدائے مایار کی اجتماعی قبر کے بارے میں پوچھا۔ یہیں مجھے احساس ہوا کہ مولانا غلام رسول مہرؒ نے کتنی مشکلات سے سید صاحبؒ کے حالات جمع کئے ہیں۔ نوجوان نے بتایا کہ یہاں سے اڑھائی میل دور شمشاد آباد میں ایک صاحب رہتے ہیں جن کا نام شیر فرزند ہے اور انہوں نے طورو کے بارے میں ایک کتاب لکھی ہے جو ابھی شائع نہیں ہوئی۔ اس سے آپ کو مکمل معلومات مل جائیں گی۔

میں اللہ کا نام لے کر شمشاد آباد روانہ ہو گیا۔ بیس منٹ کے سفر کے بعد میں شیر فرزند کے مکان پر پہنچ گیا۔ گھر سے معلوم ہوا کہ شیر فرزند جمعہ پڑھنے گئے ہوئے ہیں۔ میں نے پشتو میں کہا کہ میں بہت دور مانسہرہ سے آیا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکا باہر آیا اور اپنی دکان کا دروازہ کھول کر مجھے بٹھا دیا۔

تھوڑی دیر بعد شیر فرزند صاحب آ گئے۔ وہ مجھے ایک بڑے احاطے کے اندر لے گئے۔ شربت سے تواضع کی۔ میں نے ان سے اپنا مقصد بیان کیا اور وہ اپنی غیر مطبوعہ کتاب نقوش طورو اٹھا لائے جس

میں انہوں نے طورو کے بارے میں مکمل معلومات جمع کررکھی تھیں۔اس کتاب کے اندر طورو کی مکمل تاریخ'بسنے والی تمام قوموں کے حالات'طورو میں مدفون اولیاء کرامؒ کے حالات زندگی ان کے نسب نامے اور طورو کے لوگوں کی تفصیل موجود ہے۔اسی میں مولوی عبدالرحمٰن ساکن طورو کے مکمل حالات موجود تھے۔جو سید صاحب کے مخلص ساتھی تھے اور جنگ مایار میں شہید ہوگئے تھے۔

سید احمد شہیدؒ کے مختصر حالات

سید صاحبؒ 1826ء نومبر کے اواخر میں مجاہدین کی ایک جماعت کو ساتھ لے کر پشاور پہنچے۔ رائے بریلی سے سندھ 'کوئٹہ 'قندھار اور کابل کے راستے ہزاروں میل کا سفر طے کیا۔ابتداء میں چارسدہ میں قیام کیا۔پنجاب 'سرحد پر رنجیت سنگھ کی ظالمانہ حکومت تھی۔دسمبر 1826ء کو اکوڑہ خٹک کے مقام پر سکھ جرنیل بدھ سنگھ کی دس ہزار فوج سے مقابلہ کیا۔مجاہدین کل ڈیڑھ ہزار تھے۔مجاہدین نے سکھ لشکر پر شب خون مارا اور سکھ لشکر شکست کھا کر شیدو کی طرف پسپا ہوگیا۔پھر سید صاحبؒ دریائے سندھ کے قریب ہنڈ کے علاقے میں منتقل ہوگئے اور سکھوں سے مسلسل چھوٹی چھوٹی جھڑپیں ہوئیں۔

اسی علاقے میں بیعت امامت جہاد ہوئی جس میں خوانین اور عوام کی ایک بڑی تعداد نے بیعت کی۔سید صاحبؒ نے ایک محفوظ پہاڑی مقام "پنجتار" کو مرکز بنالیا۔سید صاحبؒ کے لشکر کی تعداد ایک لاکھ تک جا پہنچی۔مارچ 1827ء میں سکھوں کی منظم پینتیس ہزار فوج کے ساتھ شیدو کے مقام پر جنگ ہوئی۔یار محمد خان سردار پشاور کی غداری اور سید صاحبؒ کو دھوکے سے زہر خورانی کی وجہ سے اسلامی لشکر کو شکست ہوئی اور چھ ہزار مجاہدین شہید ہوگئے۔سید صاحبؒ کو بے ہوشی کی حالت میں میدان جنگ سے نکالا گیا۔سرداران پشاور شروع دن سے سید صاحبؒ کے خلاف ہوگئے تھے۔وہ سید صاحبؒ کے جہاد کو اپنے موروثی اقتدار کے لئے خطرہ سمجھتے تھے۔لہٰذا انہوں نے سکھوں سے ساز باز کرلی اور سید صاحبؒ کے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرنا شروع کردیں۔انہوں نے ظاہراً سید صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی مگر دل سے مخالف رہے جس کا نتیجہ جنگ شیدو کی شکست کی صورت میں نکلا۔سرداران پشاور کی مخالفت کی وجہ سے سید صاحبؒ کو ان سے کئی جنگیں لڑنا پڑیں تا آنکہ سید صاحبؒ کا پورے سمہ یعنی صوابی مردان' چارسدہ'نوشہرہ'پشاور پر کنٹرول قائم ہوگیا اور اس علاقے میں شریعت نافذ کردی گئی۔سرداران پشاور بھی مطیع ہوگئے لیکن اندرونی طور پر سازش میں مصروف رہے اور ایک دن باقاعدہ خفیہ منصوبہ بندی سے مختلف

گاؤں میں مقیم مجاہدین کو رات کے وقت شہید کر ڈالا۔ چار سال کے قیام کے بعد اس واقعہ کے بعد سید صاحبؒ مایوس ہو گئے اور کشمیر کو جہاد کا مرکز بنانے کا ارادہ فرما کر وہاں سے چل پڑے۔ تھاکوٹ 'بٹگرام' سچاں اور بالاکوٹ پہنچے۔ بالاکوٹ میں مئی 1831ء کو سکھوں کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ سید صاحبؒ نے جام شہادت نوش کر کے ابدی حیات اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کر لی۔ یہیں شاہ اسماعیل بھی شہید ہوئے۔ سرداران پشاور اور مقامی خوانین سے مندرجہ ذیل جنگیں ہوئیں۔ جنگ اوتمان زئی' جنگ ھنڈ' جنگ زیدہ' جنگ مردان اور جنگ مایار۔

جنگ مایار

جنگ ھنڈ میں وہاں کا رئیس خادے خان مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اس پر یار محمد خان نے زیدہ کے مقام پر سید صاحبؒ سے جنگ کی اور مجاہدین کے ہاتھوں قتل ہوا۔ فروری 1829ء کو جنگ اوتمان زئی کے بعد پنجتار میں علماء و خوانین کے اجتماع میں بیعت اقامت شریعت ہوئی۔ اس کے بعد سید صاحبؒ کی اجازت سے قاضی محمد جہان نے سمہ (پورا علاقہ مردان) میں عشر کا نظام شروع کیا۔ صرف ہوتی مردان کے رئیس احمد خان نے عشر دینے میں لیت و لعل سے کام لیا اور پشاور کے سرداروں سے مدد مانگی۔ قاضی صاحب نے جنگ کے بعد ہوتی کی گڑھی پر قبضہ کر لیا اور مردان کی گڑھی پر قبضہ کی کوشش میں قاضی صاحب شہید ہو گئے لیکن مجاہدین نے مردان پر بھی قبضہ کر لیا۔ اس پر احمد خان کی امداد کے بہانے سرداران پشاور نے ایک لشکر جمع کیا اور سید صاحبؒ سے مقابلے کا ارادہ کیا۔ سید صاحبؒ اس وقت امب کے محاذ پر مصروف تھے۔ لہذا اپنے مرکز پنجتار تشریف لائے اور مقابلے کے لئے طورو قصبے کی طرف کوچ کیا۔ جب کہ پشاور کے درانی سردار ہوتی مردان پہنچ گئے۔ سید صاحبؒ نے خطوط کے ذریعے یار محمد خان کے بھائی سلطان خان کو سمجھانے کی بڑی کوشش کی مگر یہ کوشش بار آور نہ ہو سکی۔

طورو

طورو سکندر اعظم یونانی کے جرنیل طوریس کے نام سے موسوم ہے جو 326ق م میں سکندر اعظم کے ساتھ آیا اور موجودہ طورو کے قریب طورو ڈھیری کو آباد کیا۔ طورو مردان اور اس کے متصل ہوتی سے گیارہ کلو میٹر جنوب میں واقع ہے۔ درمیان میں مایار کا قصبہ ہے۔ مایار سے طورو ڈیڑھ دو کلو میٹر

کے فاصلے پر ہے۔ طورو اور مایار کے ساتھ شمال سے جنوب کی طرف نالہ کلپانی بہتا ہے۔ طورو کی آبادی مع مضافات چالیس ہزار ہے۔ اس میں یوسف زئی کمال زئی' خدو خیل' بارک زئی' جٹ' لبا خیل' دلزاک اور مضافات میں خٹک قومیں آباد ہیں۔ طورو کو بخارا ثانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں بڑے بڑے علماء اور صوفیاء گزرے ہیں۔ مشہور پشتو صوفی شاعر عبدالرحمٰن باباؒ نے فقہ اور تصوف کا علم طورو میں ملا محمد یوسف بن محمد یونس المعروف بخاؤبابا سے حاصل کیا۔

جنگ شیدو میں طورو کے رہنے والے مندرجہ ذیل حضرات شریک ہوئے :1...... عبداللہ شاہ ماندوریؒ شہید ہوگئے :2...... محمد حسن المعروف میاں بابا کے دو بیٹے شہید ہوئے :3...... مولوی عبدالرحمٰن زخمی ہوئے اور جنگ مایار میں شہید ہوئے :4...... قنبر بار کے بیٹے محمد سرور شہید ہوئے :

مایار

مایار کی آبادی بیس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اموخیل کاراخیل روانٹری کنبار اور صدیق خیل یہاں کی مشہور قومیں ہیں۔ طورو مایار کے لوگ انتہائی سادہ طبیعت کے مالک ہیں۔

جنگ

سید صاحبؒ نے طورو کو اپنا مرکز بنایا۔ مگر ایک جماعت کو مایار کی گڑھی میں بٹھادیا۔ سید صاحبؒ کے ہمراہ مقامی خوانین بھی تھے۔ جن میں خان آف طورو دلیل خان بھی تھا۔ درانیوں کے لشکر کی تعداد بارہ ہزار جب کہ مجاہدین کی تعداد 3500 تھی۔ درانیوں نے کئی حملے کیے مگر آخر کار شکست کھا کر بھاگ گئے۔ جنگ کے دوران شاہ اسماعیلؒ نے درانیوں کی توپوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ جب میدان درانیوں سے صاف ہو گیا تو سید صاحبؒ کے حکم سے زخمیوں کو مایار اور پھر طورو لے جایا گیا اور شہیدوں کی لاشیں جمع کروائیں۔ جن کی تعداد 28 تھی جنہیں دو قبروں میں دفن کیا گیا۔

آمدن برسر مطلب

میں راستہ بھر سیرت سید احمد صاحبؒ کو دیکھتا رہا۔ مجھے ظاہری روایات میں تھوڑا سا تناقض نظر آیا۔ کہ ایک روایت میں دو قبروں کا ذکر ہے اور ایک میں ایک ہی بڑی قبر کا ذکر ہے۔ جب میں نے شہزادہ صاحب سے اجتماعی قبر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ یہ قبر مایار کے پاس ہے جو طورو کا

شمال مشرق بنتا ہے۔ اور اجتماعی قبر سنگر بابا کے نام سے مشہور ہے اور عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ سید صاحبؒ کے شہداء کی اجتماعی قبر ہے۔ اس کے لئے آپ کو واپس مایار جانا پڑے گا۔ نیز انہوں نے دلیل خان آف طورو کا شجرہ نسب دکھایا جو میں نے نقل کیا اور کہا کہ میرے پاس مولوی عبدالرحمٰن شہید ساکن طورو کے حالات بھی موجود ہیں۔

شیر فرزند صاحب نے مجھے بتایا کہ طورو کا اصل خان دلیل خان کا بھائی عبدالقادر خان تھا۔ جس نے سید صاحبؒ کی بڑی مدد کی جس کی پاداش میں طورو میں مقیم سکھوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ سکھ ان کے مکان کی ڈیوڑھی کی چھت کو پھاڑ کر چھپ گئے تھے اور انہیں دروازے سے داخل ہوتے ہی قتل کر ڈالا تھا۔ انہیں بھی طورو ڈھیری میں دفن کیا گیا۔

میں واپس طورو روانہ ہوا۔ طورو پہنچ کر مایار کی گاڑی میں بیٹھا اور چڑھائی نہر مایار کے سٹاپ پر اتر گیا۔ ایک نوجوان سے شہداء کی اجتماعی قبر کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ سید احمد صاحب شہیدؒ کے شہداء کی قبر؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہے۔ نوجوان لڑکے نے اپنا نام اظہار احمد بتایا اور میرے ساتھ چھوٹی سی نہر کے ساتھ بنی ہوئی سڑک پر جانب مشرق چل پڑا۔ جب شمال کی طرف جانے والا پہلا کچا راستہ آیا تو اظہار احمد نے مجھے بتایا کہ اس طرف تھوڑی دور اجتماعی قبر ہے۔ کسی سے بھی معلوم کر لینا میں نے پندرہ منٹ چلنے کے بعد ایک لڑکے سے بڑی قبر کے بارے میں پشتو میں پوچھا تو اس نے دور سے ایک ڈھیری پر بنی ہوئی ایک بہت بڑی قبر دکھائی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اسے مابان ڈھیری کہتے ہیں۔ جب میں قبر کے پاس پہنچا تو ڈھیری کی دوسری طرف نوجوان کرکٹ کھیل رہے تھے۔ ایک نوجوان نے بتلایا کہ قبر ہے تو شہیدوں کی مگر وہ سید صاحبؒ کے نام سے ناواقف تھے۔ قریب گھروں میں موجود ایک بزرگ سے جب میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ مل سکا۔ جب میں نے بزرگ سے سنگر بابا کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ تو کافی دور ہے اور اس وقت وہاں جانا مناسب نہیں۔ پریشان ہو کر میں مین روڈ کی طرف چل پڑا' مغرب کی اذان ہو رہی تھی۔ مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد اظہار احمد صاحب کا گھر پوچھ کر تلاش کیا۔ اظہار صاحب نے خندہ پیشانی سے میرا استقبال کیا۔ رات میں نے اظہار احمد کے گھر پر گزاری اور صبح ناشتے کے بعد ہم سنگر بابا کی طرف چل پڑے۔ آخر کار ہم مطلوبہ جگہ پہنچ گئے جو سنگر بابا کے نام سے مشہور اور شہدائے مایار کا اجتماعی مزار ہے۔

مزار سے تھوڑی دور نالہ کلپانی بہہ رہا تھا جو وہاں سے فصل اور درختوں کی وجہ سے نظر نہیں آرہا تھا۔ یقیناً مجاہدین نے پانی کے قریب مورچے بنائے ہوں گے اور جیسا کہ حضرت مولانا مہرؒ نے تذکرہ کیا ہے یہ نالہ وقت گزرنے کے ساتھ اپنا راستہ بدلتا رہتا ہے۔

سنگر پشتو میں مورچے کو کہتے ہیں۔ یہاں مشہور ہے کہ دراصل یہ ایک رہٹ تھا جس میں شہداء کو دفن کیا گیا۔ یہاں پہنچ کردہ تمام اشکالات دور ہو گئے جو مختلف روایات سے پیدا ہوئے۔ سیرت سید احمد شہید کے صفحہ 626 پر ہے۔ مولوی مظہر علی صاحب نے پھر پھر کر تمام لاشیں جمع کرائیں۔ جنہیں دو قبروں میں دفن کیا گیا۔ سیرت سید احمد شہیدؒ کے صفحہ 627 میں ہے شاہ اسماعیلؒ نے طورو سے باہر شمالی و مشرقی کونے میں ایک بڑی قبر کھدوائی اور تمام لاشوں کو مندرجہ ذیل ترتیب سے رکھا۔ (سب سے آگے قبلہ رخ حاجی عبدالرحیم پھلتؒ والے) جب مزار کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک قبر بھی ہے اور دو بھی ہیں۔ جب دن بھر کی جنگ کے بعد مجاہدین نے لاشوں کو اکٹھا کیا ہوگا تو تھکاوٹ اور شام کا وقت ہونے کی وجہ سے ان کے پاس یہ موقع نہیں ہوگا کہ شہداء کی علیحدہ علیحدہ قبریں بنائیں پھر درانیوں کے ساتھ مزید لڑائی کا بھی خطرہ ہوگا۔

ان حالات میں اجتماعی قبر ہی بنائی ہوگی۔ اس علاقے میں عموماً اب بھی رہٹ بنے ہوئے ہیں۔ انہیں شاید متروک رہٹ نظر آیا ہوگا جس کو ٹھیک کر کے دفن کے قابل بنایا ہوگا اور پھر خواص کو قبلہ کی طرف علیحدہ اور باقی حضرات کو علیحدہ دفن کیا ہوگا۔ ایک ہی رہٹ میں دو قبریں بنائی گئیں اس طرح یہ ایک قبر بھی ہے اور دو قبریں بھی ہیں۔ خلجان دور ہوا یہ مزار مایار اور ہوتی کے درمیان عین میدان جنگ میں نالہ کلپانی کے قریب ہے۔ یہ مایار سے شمال مشرق بنتا ہے اور اسی طرح طورو کے بھی شمال مشرق میں ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ مایار کے قصبے میں ایک دو گھروں میں شہداء کی قبریں ہیں۔

جب شہداء کے مزار کی زیارت ہوئی تو مجھ پر بڑا اثر ہوا میں نے درود شریف 'سورۃ فاتحہ' سورۃ بقرہ کی ابتدائی اور آخر کی آیات پڑھ کر شہداء کے درجات بلند کرنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور مزار سے باہر آگیا۔ اس کے بعد ہم واپس مایار کی طرف چل پڑے۔ مایار سے واپس مردان اور پھر چار بجے مانسہرہ پہنچ گیا۔

20 جولائی 98ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے لاہور میں شاہ صاحب سے فون پر رابطہ کیا اور ان کو ان کے حکم کی تعمیل کی خوشخبری سنائی۔

امام مظلوم سیدنا عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ

مولانا خدا بخش مدظلہ

اسم گرامی عثمانؓ کنیت ابو عبداللہ مشہور ہے۔ حضرت علیؓ حضور ﷺ کے عم زاد ہیں تو حضرت عثمانؓ آپ ﷺ کے خواہر زادہ ہیں۔اس سے بھی زیادہ قرب آپ کو حضور ﷺ سے یہ ہے کہ حضور ﷺ نے یکے بعد دیگرے دو صاحبزادیاں آپ کے نکاح میں دیں اور یہ آپ کی خصوصیت اور شان امتیازی ہے کہ آپ کے نکاح میں حضور ﷺ نے دو صاحبزادیاں دیں۔ اس لئے آپ کا لقب ذوالنورین ہے اور یہ شرف کسی نبی کے صحابی کو نہیں ملا : " ذالك فضل الله يوتيه من يشا "آپ کی مظلومیت صرف یہی نہیں کہ آپ کو انتہائی بے دردی اور مظلومیت سے مدینۃ الرسول میں شہید کر دیا گیا بلکہ افسوس اس بات پر ہے کہ آپ کے فضائل و مناقب اور مقام سے عامۃ المسلمین کما حقه واقف ہی نہیں آپ کے فضائل اور فتوحات کا باب اتنا طویل ہے کہ میرے جیسے کم علم کے لئے قلم میں لانا مشکل ہے۔ذیل میں اختصار کے ساتھ آپ کے مناقب عرض خدمت ہیں۔

قبول اسلام : سیدنا صدیق اکبرؓ نے اسلام لانے کے بعد تبلیغ کا کام شروع کر دیا۔ آپ کی شب و روز تبلیغی محنت سے جو اکابر صحابہ کرامؓ اسلام میں داخل ہوئے ان حضرات میں سیدنا عثمانؓ بھی ہیں۔ آپ کو قدامت فی الاسلام کا شرف حاصل ہے گویا کہ : " والسابقون الاولون "کے زمرہ محمودہ میں شامل ہیں۔

اسلام کی وجہ سے جیسے دوسرے صحابہ کرامؓ پر مصائب آئے اسی طرح آپ پر بھی مصائب آئے اور آپ کو بھی جور و جفا کا نشانہ بنا پڑا۔ چنانچہ آپ کے چچا حکم بن ابی العاص نے آپ کو پکڑ کر رسی سے باندھ دیا اور کہا کہ تو نے اپنا دین چھوڑ کر نیا دین اختیار کیا ہے خدا کی قسم میں تم کو کبھی نہ چھوڑوں گا جب تک تو یہ دین نہیں چھوڑتا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا : " واللہ لا ادعه ابداً ولا افارقه "خدا کی قسم میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ جب آپ کے چچا نے استقامت دیکھی تو پھر چھوڑ دیا۔

بے مثال مالی قربانی : غزوہ تبوک ۹ ہجری میں جسے غزوہ عسرہ بھی کہتے ہیں سفر دور دراز کا'

گرمی کا موسم، صحابہ کرامؓ بے سروسامانی کے عالم میں حضور ﷺ نے مجاہدین کی تیاری اور سامان کے لئے اپیل فرمائی۔ علامہ ابن عبدالبر اور شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نو سو پچاس اونٹ مع سامان: " واتم الالف بخمسین فرسا "اور پچاس گھوڑے دیکر ہزار پورا کر دیا۔ آپ ﷺ نے ترغیب کے وقت ارشاد فرمایا: "من جهز جيش العسره فله الجنه" جو شخص جیش العسرہ کی تیاری کرادے میں اس کی جنت کا ضامن ہوں۔ آپ ﷺ حضرت عثمانؓ کی اس بے مثال مالی قربانی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ آج کے بعد عثمانؓ کو عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔

(1)------ حضور ﷺ جب ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے میٹھے پانی کا ایک کنواں تھا بیئر رومہ جو یہودی کی ملکیت تھا۔ مسلمانوں کو تنگ کرتا تھا۔ پانی کی تکلیف تھی۔ آپ ﷺ سے تکلیف دیکھی نہ گئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون ہے جو اس کنواں کو خریدے اور مسلمانوں کے لئے وقف کر دے اس کے لئے جنت ہے۔ ملا علی قاریؒ اس کی شرح میں فرماتے ہیں حضرت عثمانؓ کو پتہ چلا تو 35 ہزار درہم میں کنواں خرید کر وقف کر دیا۔

(2)------ مسجد نبوی تنگ تھی اس کے قریب ایک ٹکڑا زمین کا پڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو اسے خرید کر میری مسجد کے لئے وقف کر دے تو جنت میں اسے بہتر ملے گا۔ حضرت عثمانؓ نے یہ زمین 25 ہزار درہم میں خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دی۔

(3)------ سیدنا صدیق اکبرؓ کی خلافت کے دور میں ایک دفعہ مدینہ میں قحط سالی ہوئی۔ لوگ پریشان ہو کر دربار خلافت میں آئے۔ صدیق اکبرؓ نے کہا آج شام تک اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی کو دور فرمادیں گے۔ حضرت عثمانؓ کے ایک ہزار اونٹ غلہ کے ملک شام سے مدینہ میں پہنچ گئے۔ مدینہ کے تاجر کہنے لگے امیر المومنین آپ کو معلوم ہے قحط کیوجہ سے لوگ پریشان ہیں۔ آپ ہمارے ساتھ سودا کریں۔ فرمایا کتنا نفع دو گے۔ تاجر کہنے لگے دس روپے پر دو روپے نفع دیں گے۔ فرمایا یہ کم ہے۔ انہوں نے کہا اچھا پانچ روپے دیں گے۔ فرمایا یہ بھی کم ہے۔ مجھے تو ایک ایک کے بدلہ دس روپے ملتے ہیں۔ وہ کہنے لگے جتنے تاجر ہیں سب ہمارے ساتھ ہیں۔ اس سے زیادہ دینے والا کون ہے۔ آپ نے فرمایا تم گواہ ہو جاؤ یہ ہزار اونٹ میں نے فقراء مدینہ کے لئے خیرات کر دی اور فرمایا خدا تعالیٰ فرماتے ہیں: "من جاء با الحسنة فله عشر امثالها" جو ایک نیکی کرتا ہے میں اس کو ایک کے بدلہ دس دیتا ہوں۔

تبرکات اکابر

ادارہ

حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل جالندہری رحمۃ اللہ علیہ

اللہ رب العزت مغفرت فرمائے مولانا حبیب اللہ فاضل جالندہری رحمۃ اللہ علیہ خوب آدمی تھے۔ بڑی شخصیت، منتظم مزاج، عالی ہمت۔ محنتی و مخلص جامعہ رشید یہ ساہیوال ان کی یادگار میں سے ہے۔ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین صاحبزادے تھے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مفتی رحمۃ اللہ علیہ، کے شاگرد تھے۔ تقسیم سے قبل حضرت مولانا محمد علی جالندہری رحمۃ اللہ علیہ صادق آباد کے قریب چک نمبر 195/B باڑہ میں آباد ہوگئے تھے۔ تقسیم سے قبل حسین آگاہی ملتان میں حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی صدر آل انڈیا مجلس احرار اسلام کے حکم پر خطابت سنبھال لی تھی۔ حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ اور حضرت مولانا خیر محمد رحمۃ اللہ علیہ جب تقسیم کے بعد پاکستان آئے تو مولانا محمد علی جالندہری رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی نے ان کو سنبھالا دیا۔ حضرت مولانا خیر محمدؒ صاحب کے ملتان آنے کا باعث بھی مولانا مرحوم ہوئے۔ اسی طرح حضرت مولانا مفتی فقیر اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بمعہ اپنے خاندان کے جملہ افراد کے باڑہ چک نمبر ۱۹۵ مولانا محمد علی جالندہری کے پاس سب سے پہلے تشریف لے گئے۔ پھر ساہیوال منتقل ہوئے مولانا محمد علی رحمۃ اللہ علیہ چھوٹی عمر میں پڑھنے گئے تو مولانا مفتی فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ان کا بچوں کی طرح آنا جانا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی مرحوم کے تینوں صاحبزادوں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ ساہیوال حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا قاری لطف اللہ شہید کا حضرت مولانا محمد علی جالندہری رحمۃ اللہ علیہ سے مخلصانہ محبانہ برادرانہ و نیازمندانہ تعلق تھا۔ یہ تینوں بھائی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ رہے۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ مرحوم عالمی مجلس کے نائب امیر اور شوریٰ کے رکن رہے۔ حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل جالندہری حضرت قاری صاحب مجلس کے مبلغ بھی رہے۔ ۵۳ - ۱۹۵۲ء اور بعد کے پانچ خط حضرت فاضل جالندھری کے ملے ہیں۔ جو پیش خدمت ہیں۔ خط شکستہ ہے اور خوب ہے ان کو بجائے کتابت کرانے کے عکس ہی دیا جارہا ہے تاکہ آپ دل شکستہ نہ ہوں۔

ہوالرشید

2356

مکتبہ الرشید

ادارہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال

JAMIA RASHIDIA (Regd.) SAHIWAL.

انجمن رشیدیہ (رجسٹرڈ)

غلہ منڈی ساہیوال

مورخہ ۔۔۔۔۔ ۱۲/ [illegible]

اخونا المکرم [illegible] زید مجدکم [illegible]

سلام مسنون [illegible]!

[illegible]

راقم جمعہ پڑھ کر [illegible]

[illegible] ایک [illegible]

[illegible] ایک نومسلم [illegible]

نکاح پڑھانا [illegible] دونوں [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] رات [illegible] الا ماشاءاللہ

[illegible] تو پریشان ہو گیا

[illegible] خادم [illegible]

ضلع منٹگمری میں ممتاز نوعیت کا عظیم الشان مذہبی اسلامی عربی تعلیمی تبلیغی مرکزی ادارہ تعلیم و تبلیغ

مدرسہ اسلامیہ عربیہ جامعہ معہد رشیدیہ

غلہ منڈی منٹگمری

تاریخ

محترم ناظم صاحب دفتر ادارہ اسلام پنجاب ملتان

بعد سلام ... جواباً عرض ہے کہ مجلس ختم نبوت منٹگمری نے مندرجہ ذیل اشتہارات و رسائل و پمفلٹ طبع کرائے

۱۔ اشتہار مقدس بعنوان "مسیلمہ کذاب" جس میں ... مرزا ... کو دوران مسلم لیگ ... شائع شدہ اور دستخط ... — ایک ہزار

۲۔ ... (...) دستی ... — چار ہزار

۳۔ ... زندہ بہ مرزائیت — ایک ہزار

۴۔ ... نمبر ۲ — "... مرزائیت" — دو ہزار

۵۔ ... بعنوان "مرزائیت ..." (...) — دو ہزار

انجمن تحفظ ختم نبوت منٹگمری

[illegible]

اندسنورہ ...

اور سکولوں کالجوں ... تقسیم کیا گیا۔

۱۔ "مرزائیت کے خطرناک ارادے"	ایک ہزار
۲۔ "ختم نبوت" مولانا محمد ادریس	یکصد پچاس
۳۔ قیامِ مرزا غلام احمد	یکصد
۴۔ جانباز پاکٹ بک	یکصد
۵۔ "[illegible] خارجہ"	یکصد
۶۔ دعوتِ حق مولانا قاسمی	یکصد
۷۔ "مرزائیوں سے نفرت کے اسباب"	پانچ صد
۸۔ حیاتِ عیسیٰ اور [illegible]	تقریباً دو صد

ناظم مجلس مبلغ ختم نبوت [illegible]

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

حکومت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو روکے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر مولانا محمد منیرالدین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ حکومت قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں کو لگام دے کیونکہ آئین معطل ہونے کے بعد قادیانیوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ آئین میں موجود اسلامی دفعات بھی شائد معطل ہیں۔ پاکستان بھر کے مسلمانوں کو اس بات پر گہری تشویش ہے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قادیانیوں کو خبردار کرنا ضروری سمجھتی ہے کہ آئین میں دیئے گئے اسلامی قوانین اور قادیانی آرڈیننس بحال ہیں۔ اس کے باوجود ناموس رسالتؐ کا تحفظ اور عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کسی آئین اور قانون کی محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے ایمان کا جزہے جس پر ہر مسلمان اپنی جان قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ مسلمان اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے کہ قادیانی پاکستان جیسے اسلامی ملک میں عقیدہ ختم نبوت کے خلاف اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھ سکیں۔ اگر اس سلسلے میں کسی قسم کی بھی قربانی دینی پڑی تو ہمیشہ کی طرح مسلمان اس عظیم کارخیر کے لئے تیار ہیں۔ مولانا محمد منیرالدین نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ قادیانیوں کی پیدا کردہ غلط فہمی دور کرنے کے لئے واضح اعلان کردیں کہ قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات پہلے کی طرح بحال ہیں۔ معطل نہیں ہیں تاکہ قادیانیوں کی طرف سے پیدا کردہ ابہام دور ہوسکے۔ نیز جمعہ کی تعطیل بحال کرنے کا بھی فوری اعلان کیا جائے۔ سودی نظام کو ختم کرنے کا جو سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا ہے اس پر عمل درآمد کرائیں اور سابقہ پالیسی کو بحال رکھتے ہوئے کسی بھی قادیانی کو حساس اور کلیدی عہدوں پر متعین نہ کیا جائے اور قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے اور خاص کر مساجد کی شکل میں عبادت گاہ بنانے سے روکا جائے۔ آئین میں کسی بھی قسم کی ترمیم بالخصوص اسلامی دفعات اور قادیانیوں سے متعلق آئینی شقوں کو نہ چھیڑا جائے۔ ایسی کسی بھی کوشش کو پاکستان کے غیور مسلمان ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ خوشاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی خوشاب کے سہ روزہ تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں آپ نے خوشاب شہر کی کئی ایک مساجد میں خطاب کیا اور جماعتی رفقاء سے ملاقات کی اور احباب کو عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیت کی سنگینی سے باخبر کیا۔ مولانا شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی موجودہ حکومت کی آمد سے خوشیاں منارہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ آئین کی معطلی سے وہ پھر سے مسلمانوں کی صف میں شامل ہو گئے ہیں۔ انہیں یہ خوش فہمی اپنے دلوں سے نکال دینی چاہئے کہ ختم نبوت کا مسئلہ کسی قانون اور آئینی شق کا محتاج نہیں ہے۔ مسلمانوں نے ہر دور میں اس عقیدہ کی حفاظت اپنی جان عزیز کا نذرانہ دے کر کی ہے اور آئندہ بھی وہ پیچھے نہیں رہیں گے۔ مولانا شجاع آبادی نے جوہر آباد میں یادگار اسلاف مولانا غلام ربانی اور قائد آباد میں قاری عبدالصمد سے ملاقاتیں کی اور جماعتی کام کی رفتار تیز کرنے کی استدعا کی۔ ہڈالی میں جامع مسجد کشمیریاں والی میں عصر کے بعد خطاب کیا اور چک نمبر 39/B 40/D میں قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کے ناجائز استعمال پر احتجاج کیا اور مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ کلمات طیبہ محفوظ کر کے اپنا فرض منصبی ادا کریں۔ خوشاب میں مولانا کی تشریف آوری کا مقامی جماعتی رفقاء نے بھرپور خیر مقدم کیا۔ مقامی مبلغ مولانا محمد اختر آپ کے ساتھ رہے۔

بہاول نگر میں ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کے دورے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گذشتہ ماہ بہاول نگر کے تین روزہ تبلیغی، تنظیمی دورے پر تشریف لائے اور اسی روز ہارون آباد سول جج کی عدالت میں عطاء اللہ مرزائی کیس کے لئے تشریف لے گئے جہاں وکلاء، علماء، معززین شہر سے ملاقاتیں کیں۔ 20 شوال کو حضرت مولانا خدا بخش صاحب چار روز کے لئے تشریف لائے۔ جمعہ جامع مسجد ڈگی والی میں پڑھایا۔ 21 شوال کو نماز مغرب کے بعد جامع مسجد مہاجر کالونی میں درس دیا۔ 22 شوال کو حضرت مولانا محمد یوسف قریشی کے بھائی جناب عبدالرشید، حاجی عبدالرحمٰن اور جناب گلزار احمد سے اظہار تعزیت کیا۔ 23 شوال کو مچن آباد تشریف لے گئے۔ 26 شوال کو حضرت مولانا بشیر احمد صاحب تشریف لائے۔ مولانا کا عشاء کی نماز کے بعد مدنی کالونی میں درس ہوا۔ 27 شوال کو صبح مدینہ مسجد میں درس دیا۔ جمعۃ المبارک پر جامع مسجد

عثمانیہ نظام پورہ میں خطاب فرمایا اور پھر بہاول پور تشریف لے گئے۔

سرزمین بہاول نگر پر تاریخی فیصلہ اور قادیانیوں کی ذلت ورسوائی

عطاء اللہ مرزائی کو سول جج ہارون آباد جناب محمود احمد شاکر جج نے دو سال قید بامشقت اور دو ہزار روپے جرمانہ کی سزا سنائی۔ واضح رہے کہ عطاء اللہ مرزائی نے چک نمبر 11 فورڈ کثاریاں تحصیل میں مسجد کی طرز پر عبادت گاہ تعمیر کی۔ اور چناب نگر سے مربی بلوا کر مرزائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ ان کے مربی نے مناظرے کا چیلنج کیا۔ مولانا محمد قاسم مبلغ ختم نبوت بہاول نگر کو پتہ چلا تو مولانا نے چک نمبر 11 فورڈ کا دورہ کیا۔ صورت حال معلوم کی۔ مناظرہ کا چیلنج قبول کیا۔ مگر مرزائی میدان میں نہ آئے۔ مولانا نے واپس آکر درخواست لکھی۔ مولانا عبدالحفیظ خطیب ریلوے جامع مسجد مولانا سعید احمد جنرل سیکرٹری ختم نبوت بہاول نگر' مولانا محمد قاسم رحمانی نے ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کی۔ ساری صورت حال بتائی۔ ڈی سی نے اسی وقت اے سی چشتیاں کو حکم دیا کہ کارروائی کرو۔ اے سی چشتیاں نے ای اے سی چشتیاں جام بقاء محمد کو کارروائی کا حکم دیا۔ جام بقاء محمد نے اپنی خاندانی روایات کو دہراتے ہوئے فوراً کارروائی کی۔ مولانا عزیز الرحمن' مولانا عبدالقادر کشمیری پولیس کے ہمراہ چک نمبر 11 فورڈ پہنچے۔ عبادت گاہ کو سیل کیا' لٹریچر وغیرہ اپنے قبضہ میں لیا298B کے تحت ایف آئی آر درج ہوئی' کیس چلا' سول جج چشتیاں' ایڈیشنل سیشن جج چشتیاں' حتیٰ کہ ہائی کورٹ بہاول پور بینچ سے درخواست ضمانت ضبط ہوئی۔ ان دنوں میں مختشن خان سے مولانا رشید احمد' قاری بشیر احمد' قاری نور محمد' مولانا بشیر احمد شاد اور جماعت اسلامی کی نمائندگی بھی شامل رہی۔ بہاول پور کیس کے دوران جناب ریاض احمد چغتائی' جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب' مولانا محمد الحق ساقی مبلغ بہاول پور نے بھرپور حصہ لیا۔ بہاول نگر کی تاریخ میں یہ پہلا فیصلہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی۔ کیس کی پیروی کے لئے وکلاء نے چشتیاں بہاول پور اور ہارون آباد میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا محمد حسین کا تبلیغی دورہ خیرپور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر نے خیرپور' ٹھیڑی ' میرپور ماتھیلو' ڈھرکی کا تفصیلی دورہ کیا۔ خیرپور سول جج کی عدالت میں پیشی کے موقع پر حاضری دی۔ وکلاء سے ملاقاتیں کی' لٹریچر دیا' اور کیس کے بارے میں مشورہ کیا۔ بعد ازاں مولانا محمد حسین ناصر نے اعجاز ربانی '

مولانا محمد عبداللہ' مولانا صدرالدین' علامہ علی شیر حیدری' جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑی میں علماء حضرات سے ملاقاتیں کی۔ میرپور ماتھیلو میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لئے وہاں کا دورہ کیا۔ جامع مسجد میں جمعہ پڑھایا۔ شہر کی تمام مساجد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ پاک سعودیہ' لبرٹی پاور پلانٹ' اینگرد ایمپلائزر' ماڑی گیس کالونی وغیرہ کی مساجد کے خطباء حضرات سے ملاقاتیں کیں اور ان کو لٹریچر پہنچایا۔

ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد کے پرنسپل ڈاکٹر عبدالکریم سعید قادیانی کا تبادلہ ہو گیا

15 فروری 2000ء کو گورنر سرحد نے ایوب میڈیکل کمپلیکس کالج کا پرنسپل ڈاکٹر کریم سعید کو بنایا۔ ڈاکٹر کریم سعید مشہور بدنام زمانہ قادیانی ڈاکٹر سعید احمد کا بیٹا ہے اور آج کل یہ (لاہوری گروپ) کا مرکزی صدر ہے۔ جب یہ اطلاع بذریعہ اخبار علماء کے نوٹس میں آئی تو فوراً جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا سید ہدایت اللہ شاہ نے مرکزی جامع مسجد مانسہرہ میں ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا۔ جس میں ہزارہ ڈویژن کے پندرہ سو سے زائد علماء کرام اور معززین شہر جمع ہوئے۔ جس میں یہ قرارداد منظور ہوئی کہ گورنر سرحد فوراً ڈاکٹر کریم سعید کو پرنسپل کے عہدہ سے برطرف کریں۔ کیونکہ اس سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے کہ ایک گستاخ رسول کو ایشیاء کے بڑے کمپلیکس کا پرنسپل کیوں بنایا گیا ہے۔ یہ ڈاکٹر سعید کریم پہلے بھی مسلمانوں کو اشتعال دلانے کے لئے شعائر اسلام استعمال کرتا تھا۔ اب اسے مزید موقع مل جائے گا۔ اور یہ اتنی اہم پوسٹ پر اسلام اور ملک کے خلاف سازشیں کرے گا۔ ڈاکٹر کریم سعید کو پرنسپل بنانے کے خلاف تحریک آناً فاناً پورے ہزارہ ڈویژن میں پھیل گئی۔ ایبٹ آباد میں مولانا شفیق الرحمٰن اور قاری محبوب الرحمٰن نے اجلاس بلائے اور گورنر سرحد کے فیصلے کے خلاف جلوس نکالے۔ ہری پور میں بھی تمام مساجد کے علماء کرام کا اجلاس ہوا۔ جس میں قرارداد مذمت پاس ہوئی۔ جب یہ اطلاع گورنر سرحد کو پہنچی کہ ڈاکٹر کریم سعید کو پرنسپل بنائے جانے پر مسلمانوں میں اشتعال پایا جاتا ہے تو انہوں نے فوراً مسلمانوں کے مطالبے کا احترام کرتے ہوئے اور حب رسول ﷺ کا اظہار کرتے ہوئے مرتد قادیانی جو کہ لاہوری گروپ کا سربراہ ہے کو فوراً برطرف کر کے اس کی جگہ ڈاکٹر خورشید خٹک کو پرنسپل نامزد کر دیا۔ اس پر علماء کرام اور عوام الناس نے گورنر سرحد کا شکریہ ادا کیا۔

چیف ایگزیکٹو اور وفاقی وزراء سے مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے چیف ایگزیکٹو' وفاقی وزیر

قانون‘ سیکورٹی کونسل کے ممبران سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانی غیر مسلموں کی تبلیغی اور ارتدادی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے قادیانیوں کے بارے میں آئینی ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کو عبوری آئین میں شامل کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ 12 اکتوبر 1999ء سے 1973ء کا آئین معطل ہونے کی وجہ سے قادیانی جماعت کی ملک بھر میں قادیانیت کی تبلیغ اور مسلمانوں کو بیعت فارم پر کرنے اور ڈش پر مرزا طاہر قادیانی کی تقریر سنانے اور دیہات میں غیر قانونی قادیانیت پر مبنی جلسے کرنے اور دیگر غیر قانونی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں۔انتظامیہ اور پولیس قصوروار قادیانیوں کے خلاف کارروائی سے گریزاں ہے۔ اس کے علاوہ قادیانی اخبار ورسائل قادیانی مذہب کو بطور اسلام شائع کر کے قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ آیات قرآنی وکلمہ طیبہ کے بورڈ لگا کر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 298C کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔بیوروکریسی قادیانیوں کی روک تھام نہیں کرتی اور نہ ہی کلیدی عہدوں سے مرزائیوں کو الگ کیا جاتا ہے۔فوجی حکومت کو اس کا نوٹس لینا چاہئے۔

قادیانی مردہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی ناکام کوشش

کاموکے کے نواحی گاؤں میبے چٹھہ میں قادیانی مردے کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی قادیانی سازش کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مداخلت سے ناکام بنادیا گیا اور مرزائیوں نے ناکامی پر مردے کو اپنے ڈیرے ہی میں دفن کیا۔میبے چٹھہ کے نوجوان محمد انور چٹھہ نے قادیانیوں کی اس ناپاک جسارت کی اطلاع مجلس کے ضلعی دفتر میں دی۔جس پر مجلس کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر تشریف لے گئے اور انہوں نے تمام معاملہ اپنی نگرانی میں طے کرایا۔قبل ازیں لوگوں کی عدم واقفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مرزائی اپنے مردے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا کرتے تھے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت سازی کے بعد مقامی یونٹ کا انتخاب بھی کرایا گیا۔جس میں چوہدری محمد اشرف امیر‘ محمد اجمل چٹھہ‘ افتخار احمد چٹھہ نائب امیر‘ نوید احمد ناظم اعلیٰ‘ امانت علی ناظم‘ محمد سیف اللہ خازن‘ سرمد علی ناظم اطلاعات‘ حامد علی‘ حافظ شفقت علی‘ محمد یعقوب‘ مختار احمد‘ محمد عابد گلفام علی‘ سفیان علی‘ محمد سلیمان‘ محمد اشفاق‘ محمد علی‘ محمد اشرف‘ فیصل علی‘ محمد ادریس‘ اللہ دتہ‘ شعبان بٹ‘ عرفان علی کاشف علی اور راجہ محمد یعقوب مجلس عمل کے ارکان چنے گئے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر نے میبے چٹھہ کی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب بھی کیا۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے! ادارہ

نام کتاب : تنبیه المسلمين
مصنف : مولانا عبدالغنی طارق
صفحات : 135
قیمت : -/99روپے
ملنے کا پتہ : مکتبہ مکیہ مکی مسجد 22 علامہ اقبال روڈ لاہور

معروف اسلامی سکالر علامہ ابن حجرؒ کی ایک معروف کتاب جس کا نام "الاستعداد لیوم المیعاد" ہے۔ اسے منبہات ابن حجر بھی کہا جاتا ہے۔ یہ عربی زبان میں تھی اور جیسا کہ نام سے معلوم ہے کہ آخرت کے سفر کی تیاری سے متعلق مضمون پر اس میں بحث کی گئی ہے۔ واقعہ میں مصنفؒ قابل رشک ہیں کہ اس موضوع کو انہوں نے قرآن و سنت اور اقوال و آثار صحابہؓ سے خوب مزین کیا ہے۔ کتاب اتنی دلچسپ اور جامع ہے کہ چھوٹے چھوٹے عربی کے جملے اور " ہر گلے را رنگ وبوئے دیگر است" کا مصداق ہیں۔ کتاب کو اردو کا جامہ پہنانے میں حضرت مولانا عبدالغنی طارق مدرس جامعہ قادریہ رحیم یار خان مبارک باد کے مستحق ہیں۔ انہوں نے بہت عمدہ ترجمہ کر کے کتاب کے حسن میں مزید نکھار پیدا کر دیا ہے۔ دنیا فانی چیز ہے۔ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ اس کی تیاری کے لئے یہ کتاب ہر مسلمان کی ضرورت ہے۔ کتابت و جلد بندی طباعت بہت مناسب ہے۔ امید ہے کہ شائقین قدر دانی کریں گے۔

نام کتاب : ذخیرہ اسلامی معلومات دو حصے
مصنف : مولانا محمد غفران
صفحات : حصہ اول -/105 حصہ دوم -/91 کل صفحات -/206
قیمت : -/54روپے
ملنے کا پتہ : مکتبہ مکیہ مکی مسجد 22 علامہ اقبال روڈ لاہور

جامعہ اشرف العلوم انڈیا کے مدرس مولانا غفران رشیدی کیرانوی نے سوال وجواب کی طرز

بقیہ صفحہ 8 پر

صحابی رسول ﷺ حضرت عکاشہ بن محصنؓ

شہید ختم نبوت کا تذکرہ

(1)............ حضرت عکاشہ بن محصنؓ جلیل القدر صحابی رسول ہیں۔ آپ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ آپ کے پاس ایک عمدہ قسم کی تیز دھار تلوار تھی اس تلوار کا نام عون تھا۔ ہر غزوہ میں یہ تلوار ساتھ رہتی تھی۔ غزوہ بدر میں آپ کفار مکہ سے اس بے جگری کے ساتھ لڑے کہ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عکاشہؓ کو ایک چھڑی مرحمت فرمائی اور اس سے جہاد کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے اس چھڑی سے جنگ شروع کردی تو وہ تیغ براں کی طرح دشمنوں کے پرخچے اڑانے لگی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے بدر میں مسلمانوں کو کفار پر فتح نصیب فرمائی۔

(2)............ بخاری شریف کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

”میری امت میں ستر ہزار آدمی بغیر حساب و کتاب کے جنت میں جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں کی رات کی طرح روشن ہوں گے۔ حضرت عکاشہؓ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور درخواست کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان لوگوں میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”ہوگیا“ تو بھی انہی لوگوں میں سے ہے۔“

اس پر ایک انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میرے لئے بھی دعا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا عکاشہؓ سبقت لے گیا۔

محدثین کہتے ہیں کہ مقصود نفی نہ تھی کہ تو ان ستر ہزار میں سے نہیں۔ بلکہ سلسلہ سوالات کو ختم کرنا تھا۔ یعنی آج کی مجلس کے لئے جنت کی ریزرویشن نبوت کی زبان سے جو ہونا تھی ہوچکی اور وہ حضرت عکاشہؓ لے اڑے۔

(3)............ طلیحہ اسدی نے جھوٹی نبوت کا دعویٰ حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ خلافت میں کیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس فتنہ طلیحہ اسدی کے خلاف جنگ کی۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کی فوج میں حضرت عکاشہؓ بھی شریک تھے۔ طلیحہ اسدی جھوٹے مدعی نبوت نے ان کو شہید کیا۔ چاند سے زیادہ روشن چہرے والے جنتی شہید ختم نبوت۔ (طبقات ابن سعد ص ۶۴ ج ۳ البدایۃ والنہایہ ص ۲۹۰ ج ۳)

وطن کے نوجوانوں محافظوں اور پاسبانوں کے نام

ایک طالب علم کا پیغام

اے وطن کے بازوئے شمشیرزن کچھ تو ہوش کر
قادیانی دشمنوں کو اب ذرا خاموش کر

ٹمٹماتے ہیں ابھی تک میری راہوں کے چراغ
بن کے قائم ظلم کو مٹی میں تو روپوش کر

بھیڑیے غرا رہے ہیں' تیرے گھر کے سامنے
"شورش" غیرت کے ناطے' اٹھ نگاہ جوش کر

کر خودی کی چشم سے' یک چشم کی مٹی پلید
گھونپ کے سینے میں خنجر اس کو مخدوش کر

رزم گاہ قادیاں کے دیں فروشوں کی صفیں
چیر کے شمشیر سے' جام شہادت نوش کر

ایک ٹھوکر مار کر ربوے کے ٹیلے توڑ دے
ایک ہی تھپڑ سے پوراں قادیاں بے ہوش کر

منتظر آزاد کیوں ہے خنجر وشمشیر کا
تو صدائے حق کو پھر اب آشنائے گوش کر

بچوں کا صفحہ　　مرزائیوں کے بڑوں کے لئے　　اشتیاق احمد

مشک کا آئینہ

مرزا کے ایک مرید حکیم محمد حسین قریشی نے مرزا قادیانی کے خطوط کا ایک چھوٹا سا کتابچہ شائع کیا ہے۔ یہ کتابچہ 9 جون 1909ء کو شائع کیا گیا تھا۔ یعنی مرزا کے مرنے کے تقریباً ایک سال بعد۔

اس کتابچے میں حکیم محمد حسین نے مرزا قادیانی کے وہ خطوط شائع کئے ہیں جو مرزا قادیانی نے اسے لکھے............ یہ ستائیس کے قریب خط ہیں۔

ان خطوط میں ایک اور صرف ایک ہی خاص بات ہے اور وہ یہ کہ ان میں سے سات خطوط میں مرزا نے مشک منگوائی ہے۔ کسی میں ایک تولہ تو کسی میں دو تولہ۔ ایک خط ایسا بھی ہے جس میں ولایتی شراب کی دو بوتلیں منگوائی ہیں۔ ایک دو اور خط ہیں جن میں دوسری دوائیں منگوائی ہیں۔ چند خط ایسے ہیں جن میں اپنی بیماریوں کا ذکر ہے۔ ساری رات پیشاب آتے رہنے کا ذکر ہے۔ عورتوں کی دوائیں منگوانے کا بھی ذکر ہے۔ روغن بادام منگوانے کا ذکر ہے۔ مرزا قادیانی کو دورے پڑنے کا ذکر ہے۔ مفرح عنبری ایک دوا منگوانے کا ذکر ہے۔

غرض ان خطوط کو پڑھ کر صرف اور صرف یہ بات ذہن میں جمتی ہے کہ مرزا قادیانی بیماریوں کا گھر تھا۔ طرح طرح کی بیماریوں نے اس کا گھیراؤ کر رکھا تھا۔ ان تمام بیماریوں سے وہ آخر وقت تک نجات نہ حاصل کر سکا۔ بلکہ ان ہی میں الجھا رہا۔ اس لئے کہ ان خطوط میں چند خط اس کے آخری دنوں کے ہیں۔ یعنی 1908ء سے ذرا پہلے کے۔

لیکن زیادہ خاص بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اکثر مشک منگواتا تھا۔ مشک ایک مہنگی ترین دوا ہے اور ہزاروں میں سے کسی ایک گھر میں بھی کبھی اس کی ضرورت نہیں پڑتی ہوگی۔ آج کے زمانے میں مشک تقریباً بارہ سو روپے کی ایک ماشہ آتی ہے۔ گویا تمام دیسی دواؤں میں مہنگی ترین شاید یہی دوا ہے۔ یا مہنگی ترین دواؤں میں سے ایک ہے۔ لیکن مرزا قادیانی اس دوا کو اس طرح منگواتا تھا جیسے کوئی پان منگواتا ہو۔ ہمارا مرزائیوں سے ایک سوال ہے۔

مرزا قادیانی اتنی مشک کیوں کھاتا تھا۔ اگر مرزائی مرزا قادیانی کو صرف اس آئینے میں دیکھ لیں تو وہ مرزائیت سے ضرور تائب ہو جائیں۔ مرزا قادیانی کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے تو یہ مشک ہی کافی ہے۔ مرزائی اس آئینے میں مرزائی مرزا قادیانی کو کیوں نہیں دیکھتے۔

Manthly Laulak Multan Regd.No.M-108

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے۔

☆...... یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆...... اندرون و بیرون ملک 50 دفاتر و مراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆...... لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو' عربی' انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام 2 جرائد ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک شائع ہو رہے ہیں۔

☆...... چناب نگر میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔

☆...... ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

☆...... ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆...... اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

یہ سب اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں' زکوٰۃ' صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔ جزاکم اللہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون 514122